ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

ہدیہ چار آنے

زائرینِ حرم

(راسخ عرفانی)

محبّانِ خیر البشر جا رہے ہیں
غلام اپنے آقا کے گھر جا رہے ہیں

زہے خوش نصیبی ، زہے کامرانی
حرم کو مرے ہم سفر جا رہے ہیں

گنہگار ہیں شرم سے پانی پانی
بصد عجز و باچشمِ تر جا رہے ہیں

بڑی شان سے جانبِ ارضِ بطحا
محمّد کے شوریدہ سر جا رہے ہیں

محبّت کی یہ بے خودی اللہ اللہ
نہیں کچھ خبر بے خبر جا رہے ہیں

اگرچہ نہیں راہِ منزل سے واقف
مگن اپنی دُھن میں مگر جا رہے ہیں

رہِ حق میں جاتی ہے جاں بھی تو جائے
سروں پر کفن باندھ کر جا رہے ہیں

شبِ غم کی تاریکیوں کو مٹا کر
بہ اندازِ نُورِ سحر جا رہے ہیں

پشیماں ہیں اپنے گناہوں پہ راسخ
جھکائے ندامت سے سر جا رہے ہیں

هفت روزہ خُدّامُ الدّین لاهور

جلد ۵ || جمعۃ المبارک مورخہ ۱۸ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۶۰ء || نمبر ۶

گرانی کا مسئلہ

صدر محترم نے جب سے پرائس کمیشن کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ ہم نے اس پر اظہار رائے کرنے سے گریز کیا ہے۔ ہماری خاموشی کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ کمیشن کے ارکان میں عوام کو نمائندگی نہیں دی گئی۔ دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد گرانی زیادہ ہو گئی تھی۔ اگر مارشل لاء سے گرانی کا مسئلہ حل نہیں ہوا تو پرائس کمیشن اسے کیسے حل کر سکے گا۔ لیکن اب مایوسی کے بادل چھٹتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اور کچھ امید بندھنے لگی ہے۔ کہ شائد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

پرائس کمیشن کے صدر نے ڈھاکہ پریس کلب میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے اُمید ظاہر کی کہ کمیشن کی رپورٹ پر عملدرآمد کے بعد ضروری اشیاء کی قیمتوں میں کمی ہو جائے گی۔ اور عوام کی مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کمیشن کے صدر نے یہ بھی بتایا کہ دونوں صوبوں کے دورے میں کمیشن نے جو حالات دیکھے ہیں۔ ان سے اس بات کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ بعض صنعت کار تھوک فروش اور درآمد کنندگان ناجائز ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کو بہت زیادہ منافع ہو رہا ہے۔ کمیشن نے متعلقہ حکام کو ان بدعنوانیوں سے مطلع کر دیا ہے۔ اور ان کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ادھر کمیشن کے صدر کا یہ بیان شائع ہوا اور ادھر مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس نے صوبہ میں ناجائز منافع خوری۔ بلیک مارکیٹ، ذخیرہ اندوزی اور اشیاء میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے پولیس کے انفورسمنٹ سٹاف کے تقرر کا اعلان کر دیا۔ یہ سٹاف صوبہ میں چھ مقامات پر کام کرے گا ہر مرکز کا انچارج ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوگا۔ اس سٹاف کے کام کی نگرانی کے لئے ایک اسسٹنٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل (سی آئی ڈی) مقرر کیا جائے گا۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ اس سے قبل صدر مملکت بھی ایک پریس کانفرنس میں یہ فرما چکے ہیں۔ کہ پاکستان میں انقلاب کا مقصد عوام کی مشکلات کو دُور کرنا ہے۔ ان سب اعلانات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت گرانی کے مسئلہ کو حل کرنے کا تہیّہ کر چکی ہے۔ عوام کو حکومت سے پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ ان کے تعاون کے بغیر حکومت اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکے گی ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پرائس کمیشن کو بلاخوف لومۃ لائم اپنی رپورٹ میں مناسب تجاویز پیش کرنے اور حکومت کو اس رپورٹ پر عملدرآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری یہ بھی دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ پولیس کے انفورسمنٹ سٹاف کو جرأت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین یا الہ العلمین

اگر اب یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو پھر شاید کبھی حل نہ ہو سکے گا۔ اس لئے عوام سے ہم ایک بار پھر درخواست کرتے ہیں کہ وہ حکومت سے پوری طرح تعاون کریں۔ اس میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

خوش آمدید

مصر اسلامی دُنیا میں ایک بلند مقام کا مالک ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سب سے پہلے اسی ملک میں توحید کا نعرہ بلند فرمایا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام نے فرعون کے مقابل میں تبلیغ حق کا فریضہ ادا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں مصر فتح ہوا۔ حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے بعد سے مصری ہمیشہ اسلام کی خدمت میں پیش پیش رہے ہیں۔ اس وقت افریقہ میں اسلام جس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس میں ازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلباء نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ صدیوں سے ہر سال غلاف کعبہ مصر کی طرف سے چڑھایا جاتا ہے غرضیکہ اسلامی تاریخ سے مصر کا گہرا تعلق ہے۔

ہمارے بعض ناعاقبت اندیش سیاستدانوں کی وجہ سے کچھ عرصہ سے پاکستان اور مصر کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ ہماری نئی حکومت نے دونوں اسلامی ممالک کے تعلقات میں اس کشیدگی کو محسوس کر کے ان تعلقات کو خوش گوار بنانے کی کوشش کی۔ الحمد للہ! اس کوشش کا نتیجہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مصر کے صدر محترم ۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء سے ہمارے معزز مہمان کی حیثیت سے پاکستان میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ہم دل سے ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

؎ اے آمدنت باعثِ آبادئ ما

اس سلسلہ میں ہم اپنی نئی حکومت اور مصر میں پاکستان کے سفیر دونوں کو مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ دونوں کی کوششوں سے بچھڑے ہوئے بھائی آج پھر گلے مل رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصر اور پاکستان کے تعلقات کو ہمیشہ کے لئے خوشگوار بنا دیں۔ تاکہ دونوں مل کر اسلام کی سربلندی کے لئے کوشش کر سکیں۔ اٰمین یا الٰہ العلمین

صدر مصر اور مسئلہ کشمیر

مصر کے صدر محترم نے کچھ روز قبل مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اُن پُرامن طریقوں پر زور دیا جو بنڈونگ کانفرنس میں طے کئے گئے تھے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے پہلے بھی اپنی خدمات پیش کر چکا ہوں اور اب بھی اس مقصد کے لئے تیار ہوں۔ صدر مصر کی اس صاف گوئی کو بھارت کے اخبارات اور سرکاری حلقوں نے پسند نہیں کیا۔ اور وہ اس پر چیں بجبیں نظر آ رہے ہیں۔ پاکستان میں ان کے اس بیان کو پسند کیا جا رہا ہے۔

بنڈونگ کانفرنس میں شریک ہونے والے ممالک اخلاقی طور پر اس اصول کے پابند ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو دُور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کریں۔ (۱) باہمی گفت وشنید، (۲) مصالحت کی کوشش (۳) ثالثی۔

باہمی گفت وشنید سے اس مسئلہ کو حل

(باقی ص۱۷ پر)

خطبہ یوم الجمعۃ مورخہ ۱۱ر شوال المکرم سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۸ر اپریل سنہ ۱۹۶۰ء

جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ

انسان کی بُری صفتوں میں سے ایک صفت ظلم بھی ہے

(۱) کبھی انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل نہ کرنے سے ظالم بنتا ہے

اس کا ثبوت

(سَآءَ مَثَلَانِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝) (سورۃ الاعراف ع ۲۲ پ ۹) ترجمہ۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ ان کی بُری مثال ہے اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

حاصل

یہ ہے کہ ان لوگوں نے مخالفت تو احکام الٰہی کی کی۔ لیکن اس مخالفت میں اللہ تعالیٰ کا کیا بگڑا۔ بلکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے اپنے اوپر ہی ظلم کیا کہ جہنم میں جائیں گے

۲

کبھی انسانوں کی حق تلفی کرکے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔

اس کا ثبوت

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ سورہ النساء ع ۱ پ ۴۔ ترجمہ۔ بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں۔ اور عنقریب آگ میں داخل ہونگے

حاصل

یہ ہے کہ یتیموں کا مال ناحق کھانے سے ظلم کرتے ہیں اور ایسے ظالم جہنم میں جائیں گے

سب سے بڑا ظلم جو مرنے کے بعد کبھی معاف نہیں ہوگا

۳

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝) سورۃ النساء رکوع ۷ پ ۵ ترجمہ بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے چاہے بخشتا ہے۔ اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ اس نے بڑا ہی گناہ کیا۔

معاف ہوسکتا ہے

شرک سے اگر مشرک زندگی میں توبہ کرے تو معاف ہوسکتا ہے اور اگر مرنے کے بعد عذاب الٰہی میں مبتلا ہونے پر توبہ کرے۔ تو ہرگز معاف نہیں ہوسکتا۔

۴

وَکَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا کَانَ دَعْوٰهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝) سورۃ الاعراف رکوع ۱ پ ۸ - ترجمہ۔ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دی ہیں۔ جن پر ہمارا عذاب رات کو آیا۔ یا ایسی حالت میں کہ دوپہر کو سونے والے تھے۔ جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا۔ پھر ان کی یہی پکار تھی۔ کہتے تھے بیشک ہم ہی ظالم تھے۔

حاشیہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "یعنی جب ان کے ظلم وعدوان اور کفر وعصیان کی حد ہو چکی تو دنیا کی لذات وشہوات میں منہمک اور عذاب الٰہی سے بالکل بےفکر ہو کر خواب استراحت کے مزے لینے لگے۔ کہ یکایک ہمارے عذاب نے آ دبوچا۔ پھر ہلاکت آفرینیوں کے اس ہشتناک منظر اور ہنگامہ دار وگیر میں ساری طمطراق بھول گئے۔ چاروں طرف سے انا کنا ظلمین کی چیخ وپکار کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ گویا اس وقت انہیں واضح ہوا اور اقرار کرنا پڑا۔ کہ خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہم خود ہی اپنے جانوں پر ظلم کرتے رہے ہیں۔

۵

(وَمَا کَانَ رَبُّکَ مُهْلِکَ الْقُرٰی حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۚ وَمَا کُنَّا مُهْلِکِی الْقُرٰٓی اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝) سورۃ القصص ع ۶ - پ ۲۰ - ترجمہ - اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا۔ جب تک کہ ان کے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں۔

حاصل

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے نبی انکی اصلاح کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ جب نبی کے سمجھانے کے بعد اتمام حجت ہونے پر بھی نہ سمجھتے تھے تب ان پر عذاب الٰہی آتا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۶

(وَکَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْیَةٍ کَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَرْکُضُوْنَ ۝ لَا تَرْکُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰی مَآ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَمَسٰکِنِکُمْ لَعَلَّکُمْ تُسْئَلُوْنَ ۝ قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْکَ دَعْوٰهُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ۝) سورۃ الانبیاء ع ۲ پ ۱۷۔ ترجمہ۔ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ظالم تھیں غارت کر دیا ہے اور ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں۔ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو وہ فوراً وہاں سے بھاگنے لگے۔ مت بھاگو اور لوٹ جاؤ۔ جہاں تم نے عیش کیا تھا اور اپنے گھروں میں جاؤ۔ تاکہ تم سے پوچھا جائے کہنے لگے۔ ہائے ہماری کمبختی۔ بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ سو انکی یہی پکار رہی۔ یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایسا کر دیا۔ جس طرح کھیتی کٹی ہوئی ہو اور وہ بجھ کر رہ گئے۔

حاصل

یہ نکلا کہ جب ان لوگوں پر عذاب الٰہی آیا تو انہوں نے خود تسلیم کیا کہ ہم ظالم تھے۔ اس اقرار کرنے پر بھی جو عذاب الٰہی ان پر آ چکا تھا۔ نہ ٹلا اس سے معلوم ہوا کہ عذاب الٰہی جب نافرمانوں پر آ پہنچے تب انکی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

ع ۷

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝) سورۃ الزخرف ع ۷۔ پ ۲۵۔ ترجمہ۔ بے شک گنہگار عذاب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سے ہلکانہ کیا جائے گا۔ اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ خود ہی ظالم تھے۔ اور وہ پکاریں گے۔ اے مالک (دربان دوزخ کا نام ہے) تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کر دے گا۔ وہ کہے گا بے شک تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے۔ ہم تو تمہارے پاس سچا دین لاچکے اور لیکن اکثر تم میں سے دین حق سے نفرت کرتے ہیں۔

حاصل

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا دین پہنچایا تھا۔ مگر تم نے اسے قبول نہیں کیا۔ اب تم اس روگردانی کا مزہ چکھو اب کیا ہو سکتا ہے ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ وَتَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ۝) سورۃ الشوریٰ ع ۵ پ ۲۵۔ ترجمہ۔ اور تو ظالموں کو دیکھے گا۔ کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے۔ کیا واپس جانے کا بھی کوئی راستہ ہے۔ اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے۔ ایسے حال میں کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے۔ چھپی نگاہ سے دیکھ رہے ہونگے اور وہ لوگ کہیں گے جو ایمان لائے تھے۔ بیشک خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن خسارہ میں رکھا۔ خبردار بیشک ظالم ہی ہمیشہ کے عذاب میں ہونگے۔

حاصل

کہ ظالم جب عذاب الٰہی دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہاں سے واپس جانے کا بھی کوئی راستہ ہے کہ پھر دنیا میں چلے جائیں۔

ظلم کے متعلق احادیث نبویہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ (رواہ البخاری)۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کسی مسلمان بھائی پر کوئی حق ہو (مثلاً آبرو ریزی وغیرہ کا حق) تو چاہیئے کہ مسلمان اس سے اس حق کو معاف کرائیں (یعنی) دنیا ہی میں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے (یعنی قیامت کا دن) جس میں نہ درہم ہوں گے نہ دینار (کہ اس کے عوض ادا کئے جاسکیں) اگر اس نے اپنے حق کو معاف کر دیا۔ تو بہتر ہے۔ ورنہ پھر قیامت کے دن اگر ظالم کے اعمال میں کچھ نیکیاں ہونگی تو اس کی نیکیوں میں سے اس کے ظلم کے برابر نیکیاں لے لی جائینگی اور مظلوم کو دیدی جائینگی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیوں میں سے (اسی قدر برائیاں) لی جائیں گی اور ظالم کے حساب میں ڈال دی جائیں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّزَكٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ (رواہ مسلم)۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ ہم میں تو مفلس وہ شخص ہے۔ جس کے پاس نہ تو درہم ہو۔ نہ سامان و اسباب۔ آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو دنیا سے نماز روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ ہر قسم کی عبادتیں لے کر آئے گا۔ اور ساتھ ہی کسی کو گالی دیئے کسی پر تہمت لگانے کسی کا مال کھا جانے کسی کو ناحق مار ڈالنے اور کسی کو ناحق مارنے کے گناہ بھی لائے گا۔ پھر ایک مظلوم کو ان نیکیوں میں سے دیا جائے گا اور دوسرے مظلوم کو ان نیکیوں سے دیا جائے گا۔ اور جب اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور لوگوں کے حق باقی رہ جائیں گے۔ تو ان حقداروں کی برائیاں اور گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کے لئے سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا (رواہ ترمذی) ترجمہ۔ حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اِمَّعَہ نہ ہو کہ اس طرح کہو۔ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے۔ اور ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے لئے یہ امر قرار دو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو۔ اور برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔

عَنْ مُعٰوِیَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِیْ اِلَیَّ كِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْهِ وَلَا تُكْثِرِیْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَی النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ (رواہ الترمذی)۔ معویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ تم مجھ کو ایک خط لکھو۔ جس میں مجھ کو نصیحت تحریر کرو۔ اور زیادہ طویل نہ لکھو۔ حضرت عائشہؓ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا تجھ پر سلام الخ

[illegible]

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ (رواہ ابن ماجہ) ترجمہ۔ ابی امامہ سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے بدترین آدمی وہ بندہ ہوگا۔ جس نے اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی خاطر کے لحاظ سے برباد کیا ÷ یعنی دوسرے کو خوش کرنے کے لیے اپنی عاقبت خراب کرلی۔

کتاب سنت سے پیش کردہ اقتباسات کا حاصل یہ ہے کہ مکمل انسان وہ ہے کہ جس کا تعلق خالق سے درست ہو اور مخلوق سے بھی درست ہو۔ وما علینا الا البلاغ

حسن خلق کی فضیلت

(از بیگم شیخ مریدا احمد صاحب گجرات)

حسن خلق کے متعلق قرآن کریم میں متعدد آیات نازل ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وضاحت میں بہت سی احادیث نقل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرمایا ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تحقیق تو بڑے خلق پر ہے۔ یعنی آپ نہایت ہی اخلاق فاضلہ و آداب کاملہ رکھتے ہیں۔

ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر پوچھا کہ حسن خلق کیا ہے۔ تو حضور صلعم نے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت فرمائی۔ جس کا ترجمہ ہے۔ کہ عفو کا رتبہ اختیار کر اور نیک کاموں کا راستہ بتلا۔ اور جاہلوں سے کنارہ کش رہ۔ پھر فرمایا کہ حسن خلق یہ ہے۔ کہ جو تجھ سے تعلق قطع کرے تو اس سے وصل کر۔ جو تجھے نہ دیوے تو اسے دے۔ اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کرے۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں"۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ صلی اللہؐ کے اخلاق قرآن پاک کے مطابق تھے"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز تقویٰ اور حسن خلق سب اعمال سے زیادہ وزن دار ہوں گے" ایک شخص آپؐ کے سامنے سے آیا اور پوچھا یا رسولؐ اللہ دین کیا ہے۔ فرمایا حسن خلق' پھر وہ دائیں طرف سے آیا اور سوال کیا کہ دین کیا ہے۔ فرمایا حسن خلق۔ پھر وہ بائیں جانب سے آیا اور وہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا حسن خلق" پھر اس نے پیچھے سے آکر یہی پوچھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا کہ کیا تو نہیں سمجھتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ تو غصہ نہ کھاوے" کسی نے آکر کہا یا رسول اللہ بدبختی کیا چیز ہے۔ فرمایا بدخلقی"

ایک شخص نے حضورؐ سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، خدا سے ڈر جہاں بھی تو ہو"۔ اس نے کہا کچھ اور فرمائیں۔ فرمایا۔ بدی کے بعد نیکی کر کہ نیکی سے بدی محو ہو جائے گی۔ کہا کچھ اور زیادہ کریں فرمایا لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آ"

فضیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے۔ اور رات کو نماز پڑھتی ہے۔ مگر بڑی بدخلق ہے۔ اپنے ہمسایوں کو زبان سے ایذا پہنچاتی ہے۔ فرمایا وہ نیک نہیں ہے۔ وہ اہل دوزخ میں سے ہے"۔

ابو درداءؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ حسن خلق و سخاوت سب سے پہلے میزان میں رکھے جائیں گے"۔ اور فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے ایمان پیدا کیا تو اس نے کہا یا الٰہی مجھے قوت دے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کو حسن خلق اور سخاوت سے قوت دی۔ اور جب کفر کو پیدا کیا۔ تو کفر نے کہا یا الٰہی مجھے طاقت دے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کو بخل اور بدخلقی سے طاقت دی"۔

رسول اللہ صلی اللہؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس دین کو اپنے واسطے خالص کیا ہے۔ پس تمہارے دین کے واسطے سخاوت اور حسن خلق ضروری اور لابدی ہے۔ پس اپنے دین کو ان دو چیزوں سے آراستہ کرو"۔ اور فرمایا کہ حسن خلق اللہ تعالےٰ کا خلق اعظم ہے"۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ کونسا مومن ایمان میں افضل ہے۔ فرمایا جس کا خلق اچھا ہو"۔ اور فرمایا حضورؐ نے کہ تم لوگوں کو ان کے مال و اسباب کی وجہ سے بڑا نہ سمجھو۔ بلکہ کشادہ پیشانی اور حسن خلق سے"۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بدخلقی عمل کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جریرؓ بن عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے خوبصورت بنایا ہے۔ پس تو اپنے خلق کو خوبصورت بنا"۔ براءؓ بن عازب سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ از روئے خلق کے اور خُلق کے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حسن خلق و ۳

(باقی کالم اول میں)

۳ مروت مومن کے دین اور حسب و علم کو عزت دیتے ہیں۔ اور فرمایا کہ مجھے وہ شخص زیادہ عزیز ہے اور وہی قیامت میں میرے زیادہ قریب ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اور فرمایا کہ جس شخص میں یہ تین صفات یا ایک بھی ان میں سے نہ ہو تو اس کے باقی اعمال لاشے و ہیچ ہیں۔ ایک تقویٰ جو اسے خدا کی معصیت سے بچاوے۔ دوسرا حلم جو اس کو جاہل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے روکے۔ تیسرا حُسن خلق جس سے وہ لوگوں کے درمیان زندگی بسر کرے"۔ کسی نے دریافت کیا کہ نیکی اور بزرگی کن کاموں میں ہے فرمایا شیریں کلامی و کشادہ پیشانی اور خندہ روئی میں پس جو شخص لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور خوش اخلاقی سے پیش آوے۔ اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ جیسا کہ کسی کے عربی اشعار کا ترجمہ ہے۔

سہ جب تجھ میں تمام اوصاف حمیدہ و فضائل شریفہ پائے جاتے ہیں۔ اور سب لوگوں کے ساتھ نیک معاملہ کرتا ہے۔ تو صاحب عرش خداوند تعالےٰ تیری حفاظت کرے گا۔ اور تجھے خیر و برکت سے محروم نہ کرے گا۔ اور اس کی مخلوق ظاہر و پوشیدہ تیرا شکریہ ادا کریگی اور تیری تعریف کرے گی۔

مجلس ذکر منعقدہ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

نجات انسانی تمام متعلقہ حقوق کے نبھانے پر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

گذشتہ جمعرات کو میں نے والذکرین اللہ والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ و اجرا عظیما (سورۃ الاحزاب ع ۵ پ ۲۲) کے متعلق کچھ عرض کیا تھا۔ آج اسی کے متعلق تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فقط کثرت ذکر کو نجات کا ذریعہ نہ سمجھ لیا جائے۔ اس میں ایک شرط ہے کہ اور کوئی مانع نہ ہو۔

بعض موانع

انسان کے تعلقات دو طرح کے ہیں (۱) خالق سے (۲) مخلوق خدا سے۔ اس ماں سے بھی انسان کا تعلق ہے جس کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اس باپ سے بھی تعلق ہے جس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ اور تعلقات بھی ہیں۔ اگر ایک شخص ذکر تو بڑا کرتا ہے۔ لیکن کسی وجہ سے اس کی ماں بھی اس سے ناراض ہے اور باپ بھی ناراض تو ذکر کی کثرت اس کو جہنم سے نہ بچا سکے گی۔

اس کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے عرض کرتا ہوں:۔

۱ عن ابی امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک و نارک (رواہ ابن ماجہ - باب البر والصلۃ الفصل الثالث، ترجمہ:۔ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ دونوں تیری جنت اور تیرا دوزخ ہیں، ۲ عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک (متفق علیہ باب البر و الصلۃ الفصل الاول) (ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا۔ پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ۔ اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر تیری ماں۔ پھر تیری ماں۔ پھر تیرا باپ۔ پھر تیرا قریبی تیرا قریبی ۳ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن اصبح عاصیا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار ان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماہ قال و ان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ (باب البر والصلۃ - الفصل الثالث) ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ والدین کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرنے والا ہو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اور اگر (ان دونوں میں سے) ایک زندہ ہو تو پھر ایک (دروازہ کھلا ہوتا ہے) اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ والدین کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر (ان دونوں میں سے) ایک (زندہ) ہو تو پھر ایک (دروازہ کھلا ہوتا ہے) ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ ماں باپ ظلم کریں۔ آپؐ نے فرمایا اور اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں اور اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں اور اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں)

اللہ تعالےٰ کی مراد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ایک سرٹیفکیٹ دے رکھا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ۝ ان ھو الا وحی یوحی ۝ (سورۃ النجم ع ۱ پ ۲۷) (ترجمہ۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے۔ یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے) رسول اللہؐ نے مذکورۃ الصدر احادیث میں جو کچھ فرمایا ہے وہی اللہ تعالےٰ کی مراد ہے۔

ماں کی خدمت

کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار امک (ترجمہ۔ تیری ماں) فرمایا باپ کو اگر آپ پیسے دے دیں گے تو وہ انارکلی کی سیر بھی کر آئے گا اور کپڑا بھی لے آئے گا۔ ماں کو پیسے دینے کے بعد بازار سے انہیں پیسوں کا اس کی مرضی کے مطابق کپڑا بھی لاکر دینا پڑے گا۔

بے شمار ذمہ داریاں

انسان پر بے شمار ذمہ داریاں ہیں ان سب کو نبھانا بڑا مشکل کام ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی اپنا فضل کرے تو نبھا سکتا ہے۔ ایک جان اور سینکڑوں ذمہ داریاں۔ اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ اگر دنیا میں بھجوانے سے پہلے اللہ تعالےٰ انسان کو اس کی ذمہ داریاں بتلا دیتے کہ ان کو نبھاؤ گے تو جنت میں جاؤ گے۔ مجھے یقین ہے کہ انسان ہاتھ جوڑ دیتا کہ اسے

اللہ! مجھے دُنیا میں نہ بھجوایئے - اب آ چکے ہیں تو اپنے آپ کو سنبھالیئے - اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے بھی حقوق ادا کرے اور مخلوق خدا کے بھی - اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو سب کو راضی رکھنے اور سب کے ساتھ نبھا کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین یا اللہ العالمین -

تعویذ

میرے پاس عورتیں شکائتیں لے کر آتی ہیں - ایک عورت آئی اور کہنے لگی - کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے - میرا خاوند مر گیا تھا - میں نے سینا پرونا کرکے اپنے بیٹے کو پڑھایا - اور شادی کی اب وہ بیوی کو لے کر الگ ہو گیا ہے - اگر میں پیسے مانگتی ہوں تو لڑتا ہے - آپ کوئی تعویذ لکھ دیں کیا یہ انسانیت ہے؟

حقوق العباد

کے علاوہ اور بھی مانع ہیں - مثلاً ریاء، کبر، حسد وغیرہ امراض روحانی یتیم کا مال ناحق کھانا - قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ (سورۃ النساء ع ۱ پ ۴) - (ترجمہ - بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں - اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے، بھائی مر جائے - اس کی بیوہ اپنے زیور بیچ کر خاوند کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے صدقات و خیرات کرے - یا بھائی اپنی جیب سے کرے بچشم ما روشن دلِ ما شاد میں میت کی روح کو ثواب پہنچانے کا مخالف نہیں ہوں - میں تمہارے طریق کار کا مخالف ہوں - تقسیم میراث کرتے نہیں اور ختم درود شروع ہو جاتے ہیں - بھائی بھاوجہ سے روپے لے کر حلوہ، نان، گنڈیریاں اور سنگترے وغیرہ لاتا ہے - وہ اپنے زیور بیچ کر نہیں دیتی - بلکہ میت کے مال سے خرچ کرتی ہے - میت کے ورثاء میں یتیم بچے بھی ہوتے ہیں - یتیم کا مال ناحق کھانے پر جہنم کا وعید ہے - جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ۶۹/۱ حصہ زیادہ گرم ہے -

بیعت کرتے وقت

میں تین باتوں کی تلقین کیا کرتا ہوں۔ (۱) پانچ وقت کی نماز پڑھو (۲) اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو (۳) کسی کو دُکھ نہ دو - مسلمانوں میں ایسے بے شمار واقعات ملیں گے کہ کسی کی بیٹی بیاہ لاتے ہیں لیکن آباد نہیں کرتے - اس کے باپ کے گھر بٹھا رکھی ہے - اس لڑکی کا باپ دُکھی، ماں دُکھی، بہن دُکھی بھائی دُکھی، نانا، نانی، دادا، دادی خالہ سب دُکھی - ایک ایک منٹ میں کتنی لعنتیں پڑتی ہوں گی اَللَّعْنَۃُ اَلْبُعْدُ مِنَ الرَّحْمَۃِ (ترجمہ - لعنت کے معنی ہیں رحمت سے دُوری) ملعون کے سر سینگ نہیں ہوتے وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے - ایک لڑکی کو غیر آباد کرنے کا یہ نتیجہ نکلتا ہے

کامل انسان

وہ ہے جس سے خالق بھی راضی ہو اور مخلوق بھی - خالق کو بعبادت اور مخلوق کو بخدمت راضی کرنا پڑتا ہے - مخلوق خدا میں والدین، بہن بھائی وغیرہ رشتہ داروں کے علاوہ استاد اور روحانی مقتدا کے بھی حقوق ہیں - یہ بھی ایک کھانہ ہے - ان کو راضی رکھنا ضروری ہے - ان کو راضی رکھنے کے لئے ان کا ادب کرنا پڑتا ہے - ان کی بے ادبی کرنے سے اللہ تعالےٰ ناراض ہوتے ہیں - کسی نے ٹھیک کہا ہے ؂

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

دیوبند میں

دو ولی اللہ تھے ۱- میاں اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ - ۲- حضرت مولٰنا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ - میں ایک مرتبہ دیوبند گیا تھا - اس وقت میرے دونوں لڑکے مولوی انور اور مولوی حمید اللہ وہاں پڑھتے تھے - میرا ارادہ ان دونوں کے پاس ٹھہرنے کا تھا - لیکن میاں صاحب رحمۃ اللہ نے مجھے فرمایا کہ ہمارے پاس ٹھہرو - میں دو رات اور ایک دن رہا جب تک ان کے ہاں رہا میری جان شکنجہ میں رہی - کامل کے پاس رہنا کوئی آسان کام ہے - اکثر آدمیوں کو فرائض متعلقہ آدمیت کا پتہ ہی نہیں - وہ سمجھتے ہیں دو ٹانگوں، دو ہاتھ اور سر و قد والے سب آدمی ہوتے ہیں - آدمیت اس سے بالاتر چیز ہے - میں جب اجازت لے کر واپس آنے لگا تو میاں صاحب رح نے فرمایا - آپ جیسے مہمانوں کے آنے سے طبیعت خوش ہوتی ہے - یہ ادب کا صلہ ہے - اسی طرح حضرت مدنی رح جب جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس کے لئے دہلی بلاتے تو ہمیشہ ان کے سامنے میں تین تین گھنٹے دوزانو بیٹھا کرتا تھا یہ بزرگوں کا ادب ہے - آپ ان باتوں سے ناواقف ہیں -

حاصل

میری آج کی تقریر کا حاصل یہ ہے - کہ فقط کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے سے نجات نہ ہوگی - اس کے ساتھ ساتھ سب کے حقوق کی بھی نگہداشت ضروری ہے - اللہ تعالےٰ - رسول اللہ ؐ ماں باپ - جن جن کے حقوق ہمارے ذمہ ہیں - اللہ تعالےٰ سب کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے - آمین یا الٰہ العٰلمین

تعزیرات اسلامی

جناب ابو عبدالرحمن صاحب لدھیانوی شیخوپورہ

تورات میں ایسا عظیم الشان دستور العمل اور آئین ہدایت تھا کہ کثیر التعداد پیغمبر اور اہل اللہ و علماء برابر اسی کے موافق حکم دیتے اور نزاعات کے فیصلے کرتے رہے۔ درویشوں اور علماء کو تورات کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا گیا تھا۔ جب تک علماء اور احبار نے اپنی ذمہ داری کا احساس کیا۔ تورات محفوظ و معمول رہی۔ آخر دنیا پرست علمائے سوء کے ہاتھوں سے تحریف ہو کر ضائع ہوئی۔ ان کو اللہ تعالے نے فرمایا کہ لوگوں کے خوف یا دنیوی طمع کی وجہ سے آسمانی کتاب میں تبدیل و تحریف مت کرو اور اس کے احکام و اخبار کو مت چھپاؤ اور خدا کی تعذیب و انتقام سے ڈرتے رہو۔ تورات کی عظمت شان اور مقبولیت جتلانے کے بعد یہ خطاب یا تو ان رؤساء و علمائے یہود کو کہا گیا ہے جو نزول قرآن کے وقت موجود تھے۔ کیونکہ انہوں نے حکم رجم سے انکار کر دیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کو چھپاتے اور ان کے معنوں میں عجیب طرح کے ہیر پھیر کرتے تھے اور یا درمیان میں امت مسلمہ کو نصیحت ہے کہ تم دوسری قوموں کی طرح کسی سے ڈر کر حب مال و جاہ میں پھنس کر اپنی آسمانی کتاب کو ضائع مت کرنا۔ چنانچہ اس امت نے بحمداللہ ایک حرف بھی اپنی کتاب کا گم نہیں کیا۔

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا الخ پ ۶ ع ۱۱۔

ترجمہ۔ ہم نے تورات نازل کی کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسپر پیغمبر جو اللہ کے فرمانبردار تھے اس پہ یہود کو حکم کرتے تھے۔

ارشادات نبوی متعلقہ حدود شراب زنا اور لواطت

(۱) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ تعالے نے تین شخصوں پر جنت حرام کر دی ہے (۱) دائم الخمر (۲) قاطع رحم (۳) اس دیوث پر جو اپنی بیوی کے زنا کو پسند کرتا ہو۔

(۲) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب پی اور بغیر توبہ کئے ہوئے مر گیا۔ اس کو آخرت میں جنت عطا نہیں کی جائے گی۔

(۳) حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کر لیا۔ حضورؐ نے اس کے کوڑے لگوائے۔ پھر آپؐ کو معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپؐ نے اس کو سنگساری کا حکم دیا۔

(۴) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ جس شخص کو تم قوم لوط کا فعل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

(۵) حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ جن امور سے مجھے اپنی امت پر خوف ہے۔ ان سب میں زیادہ قوم لوطؑ کے عمل کرنے کا اندیشہ ہے۔

(۶) حضرت یزید ابن نعیمؓ اپنے والد سے سنکر بیان کرتے ہیں۔ ماعز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا۔ حضورؐ نے سنگساری کا حکم صادر فرمایا۔
(مشکوٰۃ کتاب الحدود)

چور کی سزا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ پ ۶ ع ۱۰۔

ترجمہ۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پہلی مرتبہ چوری کرنے پر دایاں ہاتھ گٹ پر سے کاٹ دو۔

جو سزا چور کو دی جاتی ہے۔ وہ مال مسروق کا بدلہ نہیں بلکہ اس کے فعل سرقہ کی سزا ہے تاکہ اسے اور دوسرے چوروں کو تنبیہ ہو جائے۔ بلا شبہ جہاں کہیں یہ حدود جاری ہوتی ہیں وہ چار ہی کی سزا پانے کے بعد چوری کا دروازہ قطعاً بند ہو جاتا ہے۔

آج کل مدعیان تہذیب اس قسم کی حدود کو وحشیانہ سزا سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن چوری کرنا اگر ان صاحبوں کے نزدیک کوئی مہذب فعل نہیں ہے تو یقیناً آپ کی مہذب سزا اس غیر مہذب کام کی بیخکنی میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر تھوڑی سی وحشت کے تحمل کرنے سے بہت سے چور مہذب بنائے جا سکتے ہوں تو مہذب لوگوں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ان کے تہذیبی مشن میں اس وحشت سے مدد مل رہی ہے۔ اس زمانہ کے بعض نام نہاد مفسر بھی اس کوشش میں ہیں کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا کو چوری کی انتہائی سزا قرار دے کر اس سے ہلکی سزا دہی کا اختیار شریعت حقہ سے حاصل کر لیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ نہ تو چوری کی اس سے ہلکی سزا قرآن کریم میں کہیں موجود ہے اور نہ عہد نبوتؐ یا عہد صحابہؓ میں اسکی کوئی نظیر پائی گئی۔ کیا کوئی شخص یہ دعوےٰ کر سکتا ہے کہ اتنے طویل عرصہ میں جتنے چور پکڑے گئے۔ ان میں ایک بھی ابتدائی چور نہ تھا۔ جس پر کم از کم بیان جواز ہی کے طور پر ہاتھ کاٹنے سے ہلکی کوئی ابتدائی سزا جاری کی جاتی۔ کسی ملحد نے پرانے زمانہ میں اس حد سرقہ پر یہ بھی شبہ کیا تھا کہ جب شریعت نے ایک ہاتھ کی دیت پانچ سو دینار رکھی تو اتنا قیمتی ہاتھ جس کے کٹنے پر پانچ سو دینار واجب ہوں۔ دس پانچ روپے کی چوری میں کس طرح کاٹا جا سکتا ہے۔ ایک عالم نے اس کے جواب میں کیا خوب فرمایا جو ہاتھ امین تھا وہ قیمتی تھا۔ جب چوری کر کے خائن ہوا تو ذلیل ہؤا۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے اس لیئے اُسے حق ہے کہ جو چاہے قانون نافذ کر دے کوئی چون و چرا نہیں کر سکتا۔ لیکن چونکہ مصلحت والا بھی ہے اس لیئے احتمال نہیں کہ محض اپنے اختیار کامل سے کام لے کر کوئی قانون بے موقع نافذ کرے۔ نیز وہ اپنے ناتوان بندوں کے اموال کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کر سکے۔ یہ اس کی عزت اور غلبہ کے منافی ہے۔ اور چوروں ڈاکوؤں کو یونہی آزاد چھوڑ دے۔ یہ اس کی حکمت کے خلاف ہے۔ پھر اگر ٹھیک ٹھیک توبہ ہو۔ جس کے لیئے یہ بھی ضروری ہے کہ چوری کا مال مالک کو واپس کر دے۔ اور اگر تلف ہو گیا تو ضامن دے۔ اور ضامن نہ دے سکے تو معاف کر لیئے اور اپنے فعل پر نادم ہو اور آئندہ کے لیئے اس فعل سے باز رہنے کا پختہ ارادہ رکھے۔ تو اس طرح کی توبہ سے امید ہے کہ حق تعالے اخروی سزا جس کے مقابلہ میں دنیوی سزا کی کوئی حقیقت نہیں اس پر سے اٹھا لے۔
(شیخ الاسلام حضرت مولانا عثمانیؒ)

(۱) حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا چور کا ہاتھ اس وقت کاٹنا چاہیئے۔ جس وقت وہ ربع دینار یا اس سے زیادہ کی چوری کرے (دینار سونے کا سکہ ہوتا ہے جسکی قیمت اڑھائی روپے

کے برابر ہوتی ہے

(۲) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول مقبولؐ نے ایک چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت پر جو تین درہم کی تھی کاٹا تھا۔

(۳) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس چور پر لعنت کرتا ہے جو انڈا چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور رسی چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے۔

(۴) حضرت رافع ابن خدیجؓ کہتے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا پھلوں اور خرما کے شگوفوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

(۵) حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیانت کرنے والے، لوٹنے والے اور گرہ کاٹنے والے پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے۔

(۶) حضرت بسر ابن اطارۃ رضؓ کا بیان ہے۔ رسولؐ اقدس نے فرمایا۔ چور جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا ایک پاؤں کاٹا جائے اور اگر پھر چرائے تو دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے اور اگر پھر چوری کرے تو دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے۔

(۷) حماد ابن سلیمانؓ کہتے ہیں کہ کفن چور کا بھی ہاتھ کاٹا جائے۔ کیونکہ وہ بھی میت کے گھر یعنی قبر میں داخل ہوتا ہے۔ مشکوٰۃ

نوٹ۔ چور کو سزا پانے کے بعد بھی توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے۔

اللہ اور اس کے رسول سے لڑنیوالے مفسدین کی سزا

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

پ۶ ع۹ ۔ ترجمہ۔ ان کی بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں۔ اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا وہ جلاوطن کر دیئے جاویں۔ یہ ذلت ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مگر جنھوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کی تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

تفسیر۔ جو لوگ۔ خدا اور پیغمبر سے لڑائی کرتے ہیں۔ یا دنیا میں طرح طرح کے فساد پھیلا کر مسرفون فی الارض کے مصداق بنتے ہیں۔

بدامنی کرنے کو اکثر مفسرین نے اس جگہ رہزنی اور ڈکیتی مراد لی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنا بازمین میں فساد اور بدامنی پھیلانا یہ دو ایسے جملے ہیں جن میں کفار کے حملے۔ ارتداد کا فتنہ۔ رہزنی۔ ڈکیتی۔ ناحق قتل و نہب۔ مجرمانہ سازشیں اور مغویانہ پروپیگنڈا سب داخل ہو سکتے ہیں اور ان میں سے ہر جرم ایسا ہے۔ جس کا ارتکاب کرنے والا ان چار سزاؤں میں سے کسی نہ کسی سزا کا ضرور مستحق ٹھہرتا ہے۔ دہانہ ہاتھ اور بایاں پاؤں یا کہیں اور جگہ لے جا کر انہیں قید کر دے۔ ڈاکوؤں کے احوال چار ہو سکتے ہیں (۱) قتل کیا ہو۔ مگر مال لینے کی نوبت نہ آئی (۲) قتل بھی کیا اور مال بھی لیا (۳) مال چھین لیا۔ مگر قتل نہیں کیا۔ (۴) نہ مال چھین سکے نہ قتل کر سکے۔ قصد اور تیاری کرنے کے بعد ہی گرفتار ہو گئے۔ چاروں حالتوں میں بالترتیب یہی چار سزائیں ہیں۔ جو بیان ہوئیں۔ مذکورہ بالا سزائیں جو حدود اور حق اللہ کے طور پر تھیں وہ گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے معاف ہو جاتی ہیں۔ حقوق العباد معاف نہیں ہوں گے۔ مثلاً اگر کسی کا مال لیا تھا تو ضمان دینا ہوگا۔ قتل کیا تھا تو قصاص لیا جائے گا۔ ہاں ان چیزوں کے معاف کرنے کا حق صاحب مال اور ولی مقتول کو حاصل ہے۔ اس حد کے سوا باقی حدود مثلاً زنا حد شراب خمر۔ حد سرقہ اور حد قذف (تہمت لگانا) توبہ سے مطلقاً ساقط نہیں ہوتی (شیخ الاسلامؒ)

شرابی اور جوئے باز کی سزا

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ط قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا ۔ پ۲ ع۱۱۔ ترجمہ۔ (اے نبیؐ) تجھ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ کہدیجئے۔ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں۔ اور ان کا گناہ ان کے فائدہ سے بہت بڑا ہے۔

شراب اور جوئے کے حق میں کئی آیتیں اتریں۔ ہر ایک میں اُنکی بُرائی ظاہر کی گئی۔ آخر سورہ مائدہ کی آیت (فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ) پ۷ ع۲۔ ترجمہ۔ سو اب بھی تم باز آؤ گے۔ میں صاف ممانعت کر دیگئی۔ اب جو چیزیں نشہ آور ہیں۔ وہ سب حرام ہیں اور جو شرط بندھی جاوے کسی چیز پر جس میں ہار جیت ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں۔ شراب پینے سے عقل جاتی رہتی ہے۔ جو تمام بُرے کاموں سے بچاتی ہے اور لڑائی و قتل وغیرہ طرح طرح کی خرابیوں کی نوبت آتی ہے اور مختلف قسم کے امراض جسمانی و روحانی پیدا ہوتے ہیں۔ جو بسا اوقات باعث ہلاکت ہوتے ہیں اور جوا کھیلنے میں حرام مال کا کھانا سرقہ اور تضییع مال اور عیال باہم دشمنی وغیرہ طرح طرح کے مفاسد ظاہری و باطنی پیش آتے ہیں ہاں ان میں سرسری نفع بھی ہے مثلاً شراب پی کر لذت و سرور ہو گیا اور جوا کھیل کر بلا مشقت مال آ گیا۔

شراب پی کر جب عقل جاتی رہتی ہے تو بعض اوقات شرابی پاگل ہو کر آپس میں لڑتے ہیں حتیٰ کہ نشہ اُترنے کے بعد بھی بعض دفعہ لڑائی کا اثر باقی رہتا ہے۔ اور باہمی عداوتیں قائم ہو جاتی ہیں۔ یہی حال جوئے کا ہے۔
(مولانا حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ)

(۱) حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شراب کی حد میں لکڑیاں اور جوتے دونوں مارے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے شراب کی حد میں چالیس لکڑیاں یا چالیس جوتے لگوائے ہیں

(۲) حضرت سائبؓ کہتے ہیں۔ رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ کے عہد مبارک میں شرابی کو گرفتار کیا جاتا تھا۔ اسی طرح ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں تو ہم اس کو لکڑیوں اور جوتوں سے مارا کرتے حتیٰ کہ جب حضرت عمرؓ کی خلافت کا آخر زمانہ آیا تو انہوں نے ۴۰ کوڑے حد کے لگانے شروع کئے۔ لیکن اگر لوگ اس پر بھی نافرمانی کرتے تو انہوں نے ۸۰ کوڑے مقرر فرما دیئے تھے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا پس اگر اُس نے توبہ کر لی۔ تو اللہ تعالےٰ معاف کر دے گا اور اگر اس نے پھر پی لی تو چالیس روز تک نماز قبول نہ ہو گی۔ پھر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اب اگر اس نے چوتھی بار یہی حرکت کی اور پھر توبہ کی تو اللہ تعالےٰ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ اور توبہ قبول نہ ہو گی بلکہ اس کو دوزخیوں کا پسینہ پلایا جائے گا۔

زانی اور زانیہ کی سزائیں

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ص وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَلْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پ۱۸ ع۷

(ترجمہ) زانی اور زانیہ کے سو سو کوڑے مارو۔ اور اللہ کے حکم چلانے میں تم کو ان پر ترس نہ آئے۔ اگر تم اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کو کچھ مسلمان دیکھیں

(مطلب) یہ سزا اُس زانی اور زانیہ کی ہے جو آزاد عاقل اور بالغ ہو اور نکاح کئے ہوئے نہ ہو یا نکاح کرنے کے بعد ہم بستری نہ کر چکے ہوں اور جو آزاد نہ ہو۔ اس کے پچاس دُرے لگتے ہیں اور جو عاقل یا بالغ نہ ہو۔ وہ مکلف ہی نہیں اور جس مسلمان میں تمام صفتیں موجود ہوں۔ حریت، بلوغ، عقل۔ نکاح اور ہم بستری سے فراغت ایسے شخص کو محصن کہتے ہیں اسکی سزا رجم (سنگسار) کرنا ہے۔ جیسا کہ سورہ مائدہ میں تورات کے حوالہ سے فرمایا۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ الخ پ ۶ - ع ۱۰۔

ترجمہ۔ اور وہ تجھ کو کس طرح منصف بنائیں گے۔ اور ان کے پاس تو تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے۔ پھر اسکے پیچھے پھر جاتے ہیں اور وہ ہرگز ماننے والے نہیں اور حکم اللہ (رجم تھا) چنانچہ نبی کریم نے اسی کے موافق فیصلہ کیا اور فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذَا اَمَاتُوْهُ۔ خدایا میں پہلا شخص ہوں۔ جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا۔ جبکہ وہ اُسے مٹا چکے تھے۔

پھر نہ صرف ان یہود کو۔ بلکہ جس قدر واقعات اس قسم کے پیش آئے۔ اُن سب میں آپ صلی نے زانئے محصن کو رجم کی سزا دی اور آپ صلی کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل برابر اسی قانون رجم پر رہا بلکہ اہل سنت والجماعت میں کسی ایک شخص نے بھی اس سے اختلاف کی جرأت نہ کی۔ گویا سنت متواترہ اور اجماع اہل حق نے بتلا دیا کہ اس مسئلہ میں شریعت محمدیہ نے تورات کے حکم کو باقی رکھا ہے۔ جیسا کہ قتل عمد کی سزا قتل ہونا قرآن کریم نے بحوالہ تورات بیان فرمایا تھا وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ پ ۶ ع ۱۱۔ اور مرتدین کے قتل کا بنی اسرائیل کو حکم دینا سورہ بقرہ میں بیان کیا گیا۔ فَتُوبُوا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ۔ پھر ان ہی احکام کو امت محمدیہ کے حق میں قائم رکھا گیا۔ (شیخ الاسلام حضرت مولانا عثمانی)

تہمت لگانے والے کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ الخ پ ۱۸ ع ۷۔ ترجمہ اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر عیب لگاتے ہیں پھر چار مرد گواہ نہ لائیں تو ان کو اسّی دُرّے مارو اور ان کی کبھی گواہی نہ مانو اور وہی لوگ نافرمان ہیں۔ مگر اس کے پیچھے جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس سوائے ان کی جان کے اور گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے کہ بے شک وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ اور اس طرح عورت سے مار ٹل جائے گی کہ وہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اس عورت پر غضب آئے اگر وہ شخص سچا ہے۔

(مطلب) ایسی پاکدامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگائیں جن کا بدکار ہونا کسی دلیل یا قرینہ شرعیہ سے ثابت نہیں۔ اس کی سزا بیان فرماتے ہیں اور یہی حکم پاکباز مردوں پر تہمت لگانے کا ہے اگر چار گواہ پیش کر دیئے اور ان کی شہادت شریعت کے قاعدہ سے پوری اُتری تو مقذوف یا مقذوفہ (جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی) پر حد زنا جاری کی جائیگی اور اگر زنا ثابت نہ ہو۔ تو تہمت لگانے والے کو اسّی دُرے لگائے جائیں۔ اور آئندہ ہمیشہ کیلئے اس کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔

لواطت کی سزا

قوم لُوط اغلام بازی کی موجد تھی۔ ان سے پیشتر جہان میں اس بیماری سے کوئی واقف نہ تھا اولاً یہ ملعون حرکت شیطان نے سدوم والوں کو سجھائی اور وہیں سے دوسرے مقامات میں پھیلی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اس ملعون و شنیع حرکت کے انجام پر انہیں آگاہ کیا اور گندگی کو دنیا سے مٹانا چاہا مگر وہ باز نہ آئے۔ آخر کار اُن پر عذاب آیا۔ ان کی بستیاں اُلٹ دی گئیں اور ان پر پتھروں کا مینہ برسایا گیا۔

بعض آئمہ کے نزدیک آج کل بھی لوطی کی سزا یہ ہے کہ کسی پہاڑ وغیرہ بلند مقام سے اُسے گرایا جائے اور اوپر سے پتھر مارے جائیں اور سخت بدبودار گندی جگہ میں مقید کیا جائے۔

قاتل کی سزا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ پ ۵ ع ۱۰۔ ترجمہ۔ اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُسکی سزا دوزخ ہے اسی میں پڑا رہے گا۔ اور اللہ کا اسپر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اسکے واسطے بڑا عذاب تیار کیا گیا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا الخ پ ۵ ع ۱۰۔

ترجمہ اور مسلمان کا کام نہیں کہ مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے اور جو کوئی مسلمان کو غلطی سے قتل کرے تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے اور اُس کے گھر والوں کو خونبہا پہنچائے۔ مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ پھر اگر مقتول ایسی قوم میں سے تھا کہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور خود وہ مسلمان تھا۔ تو آزاد کرے ایک مسلمان کی گردن۔ اور اگر وہ ایسی قوم میں سے تھا کہ تم میں اور ان میں عہد ہے تو اس کے گھر والوں کو خونبہا پہنچائے اور ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے پھر جس کو میسر نہ ہو تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ اللہ سے گناہ بخشوانے کو اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(مطلب) اس موقعہ پر قتل خطا کے احکام بیان بیان فرمائے کہ کلمہ اسلام کہنے والے کو قتل کرنا گناہ عظیم ہے۔ ہاں اگر غلطی سے مارا گیا تو مجبوری کی بات ہے اور اس کے احکام یہ ہیں۔

مسلمان کو غلطی سے قتل کر دینے کی کئی صورتیں ہیں مثلاً غلطی سے مسلمان کو شکار سمجھ کر مار ڈالا یا تیر اور گولی شکار پر چلائی۔ چوک کر کسی مسلمان کے جا لگے۔ ایک صورت قتل خطا کی یہ بھی ہے کہ ایک مسلمان کافروں میں ہو اور اس کو کوئی مسلمان کافر سمجھ کر بوجہ لاعلمی قتل کر ڈالے اور یہاں اسی صورت کا بیان کرنا مقصود ہے۔

اس آیت میں قتل خطا کے دو حکم بتلائے گئے ایک تو مسلمان بردہ کا آزاد کرنا اور اس کا مقدور نہ ہو تو دو مہینے لگاتار روزے رکھنا۔ خداتعالیٰ کی جناب میں اپنی خطا کا کفارہ ہے۔ دوسرے اس مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا ان کا حق ہے۔ ان کے معاف کرنے سے معاف بھی ہو سکتا ہے اور کفارہ کسی کے معاف کر دینے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق تین صورتیں ہو سکتی ہیں کیونکہ جس مسلمان کو غلطی سے قتل کیا اس کے وارث مسلمان ہونگے یا کافر۔ اگر کافر ہیں تو ان سے مصالحت ہے یا دشمنی۔ اول دونوں صورتوں میں مقتول کے وارثوں کو خونبہا دینا پڑیگا تیسری صورت میں خونبہا لازم نہ ہوگا۔ اور کفارہ سب صورتوں میں ادا کرنا پڑے گا۔

احناف کے نزدیک خون بہا تخمیناً دو ہزار سات سو چالیس روپے ہوتے ہیں۔ یہ روپیہ قاتل کی برادری کو تین برس میں متفرق طور پر مقتول کے وارثوں کو دینا ہوگا۔

مُرتد کی سزا

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ پ ۲ - ع ۱۱۔ ترجمہ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھرے پھر کفر کی حالت میں مر جائے تو ایسوں کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جاتے ہیں۔

(باقی ص۱۷ پر)



(۳)

ظالم

(۱) وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ہ (آل عمران آیت ۵۷) ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ انہیں اللہ ان کا حق پورا دے دیگا۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

”خدا تعالیٰ ایمانداروں کو پورا اجر عطا فرمائیگا دنیا میں بھی فتح، نصرت، عزت اور حرمت عطا ہوگی اور عقبیٰ میں خاص رحمتیں اور نعمتیں ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ناپسند کرتا ہے“ (حضرت ابن کثیرؒ)

(۲) اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُہٗ ط وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ ج وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُھَدَآءَ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ہ (آل عمران آیت ۱۴۰)۔ ترجمہ اگر تمہیں زخم پہنچا ہے تو انہیں بھی ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے۔ اور ہم یہ دن لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے بعضوں کو شہید کرے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا

یہ آیت جنگ اُحد کے بارے میں ہے حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد صاحب عثمانیؒ فرماتے ہیں:۔

”مسلمانوں کو جنگ میں جو شدید نقصان اُٹھانا پڑا تھا۔ اس سے سخت شکستہ خاطر تھے۔ مزید براں منافقوں اور دشمنوں کے طعنے سُن کر اور زیادہ اذیت پہنچی تھی۔ کیونکہ منافقین کہتے تھے کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہوتے تو یہ نقصانات کیوں پہنچتے یا تھوڑی دیر کے لئے بھی عارضی ہزیمت کیوں پیش آتی۔ حق تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو تسلّی دی کہ اگر اس لڑائی میں تم کو زخم پہنچا۔ یا تکلیف اُٹھانی پڑی تو اس طرح کے حوادث فریق مقابل کو پیش آچکے ہیں۔ اُحد میں تمہارے ستّر آدمی شہید اور بہت سے زخمی ہوئے تو ایک سال پہلے بدر میں اُن کے ستّر جہنم رسید اور بہت سے زخمی ہو چکے ہیں۔ اور خود اس لڑائی میں بھی ابتداءً اُن کے بہت آدمی مقتول و مجروح ہوئے جیساکہ وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِہٖ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ پھر بدر میں اُن کے ستّر آدمی ذلت کے ساتھ قید ہوئے تمہارے ایک فرد نے بھی یہ ذلت قبول نہ کی۔ بہرحال اپنے نقصان کا اُن کے نقصان سے مقابلہ کرو۔ تو غم اور افسوس کا کوئی موقعہ نہیں۔ نہ اُن کے لئے کبر و غرور سے سر اٹھانے کی جگہ ہے۔ باقی ہماری عادت ہمیشہ یہی رہی ہے کہ سختی نرمی۔ دُکھ سُکھ تکلیف و راحت کے دنوں کو لوگوں میں ادل بدل کرتے رہتے ہیں۔ جس میں بہت سی حکمتیں مضمر ہیں۔ پھر جب وہ دکھ اٹھا کر باطل کی حمایت میں ہمت نہیں ہارے تو تم حق کی حمایت میں کیونکہ ہمت ہار سکتے ہو۔ (وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ الخ) سچے ایمان والوں کو منافقوں سے الگ کر دے۔ دونوں کا رنگ صاف صاف اور جدا نظر آنے لگے۔

”ظالمین سے مراد مشرکین ہیں۔ جو اُحد میں فریق مقابل تھے تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ اُنکی عارضی کامیابی کا سبب یہ نہیں کہ خدا اُن سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ دوسرے اسباب ہیں اور منافقین مراد ہوں جو عین موقع پر مسلمانوں سے الگ ہو گئے تھے تو یہ بتلا دیا کہ خدا کے نزدیک مبغوض تھے۔ اس لئے ایمان و شہادت کے مقام سے انہیں دور پھینکا گیا۔

حاصل یہ نکلا

کہ مشرک و منافق ظالموں کے زمرے میں آتے ہیں انہیں اللہ پسند نہیں کرتا۔

ہمیں چاہیئے کہ شرک اور منافقت سے دور رہیں۔

(۳) وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ہ (الشوریٰ آیت ۴۰ ع ۴۔ پ ۲۵)۔ ترجمہ۔ اور بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہے۔ پس جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی۔ تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حاصل یہ نکلا کہ

(۱) مظلوم ظالم سے بدلہ لے سکتا ہے مگر حد سے نہ بڑھے۔

(۲) اگر معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔

(۳) ظلم کرنے والے یا بدلہ لینے میں حد سے تجاوز کرنے والے ظالم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

فخر اور بڑائی کرنے والے

(۱) وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لا وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا لا ہ (آیت ۳۶۔ ع ۲۔ پ ۵) ترجمہ۔ اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ نیکی کرو۔ بے شک اللہ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

موضح القرآن میں ہے ”یعنی اوّل اللہ کا حق ادا کرو۔ پھر ماں باپ کا۔ پھر ان سب کا درجہ بدرجہ ہمسایہ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایہ اجنبی کا اس سے نیچے۔ قریب یعنی قرابتی۔ اور برابر کا رفیق جو ایک کام میں ساتھ شریک ہو۔ جیسے ایک استاد کے دو شاگرد یا ایک مالک کے دو نوکر۔ اور فرمایا ان کے حق نہ ادا کرنے والا وہی ہے جس کے مزاج میں تکبّر اور خودپسندی ہے کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا“

اس آیت میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر ہے۔ ان حقوق کا بیان فرما کر اللہ تعالیٰ نے اترانے والوں اور بڑائی کرنے والوں کے لئے اپنی ناپسندی کا اظہار فرمایا ہے جو شخص متکبر ہو۔ خود کو بڑا سمجھے۔ وہ دوسروں کو حقیر ہی سمجھے گا۔ ایسا شخص دوسروں سے تو اپنے حقوق کا طالب ہوگا۔ مگر خود ان حقوق پر پابند نہ ہو سکے گا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ تکبّر اور غرور کے قریب نہ جائیں ؎

خودستائی پیشۂ شیطاں بود
ہر کہ خود را کم نہ مرد آں بود

گفت شیطاں من ز آدم بہترم
تا قیامت گشت ملعون لاجرم

یعنی اپنی بڑائی بیان کرنا شیطان کا کام ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنی بڑائی کا ذکر نہ کرے شیطان نے کہا کہ میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے بہتر ہوں۔ اور وہ ہمیشہ کیلئے ملعون بن گیا۔

فہرست حقوق میں اوّل حقوق اللہ کا ذکر ہے کہ اللہ کی بندگی کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔ مشرک اگر بغیر توبہ مرگیا تو اس کا یہ گناہ بخشا نہ جائے گا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ○ (النساء آیت ۱۱۶) ترجمہ۔ بیشک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھرایا۔ وہ بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔

ف اوپر سے ذکر تھا منافقوں کا جو پیغمبرؐ کے حکم پر راضی نہ ہو اور جدی راہ چلے۔ یہ آیت فرمائی کہ اللہ شرک نہیں بخشتا۔ تو شرک فرمایا حکم میں شرک کرنے کو۔ یعنی دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پر چلے۔ پس جو دین ہے سوا اسلام کے سب شرک ہے۔ اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔" (موضح القرآن)

یاد رہے مشرک بدبخت کا ٹھکانہ دوزخ ہے
اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ ؕ (المائدہ آیت ۷۲)

حقوق العباد کے ذکر میں اول والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

۱۔ والدین کے ساتھ نیکی

۱۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر آیا ہے۔ "اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُنہیں اُف نہ کہو اور نہ اُنہیں جھڑکو اور اُنہیں ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔ اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔ اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔" (بنی اسرائیل آیت ۲۳-۲۴)

نیز فرمایا۔

"اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دُودھ چھڑانا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اگر تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا کہنا نہ مان۔ اور دُنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آ۔" (لقمٰن آیت ۱۴-۱۵)

نیز فرمایا۔
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسٰنًا ؕ (الاحقاف آیت ۱۵) ترجمہ۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی ہے۔

اور یہ حکم بھی یاد رہے۔
وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا ؕ (العنکبوت آیت ۸) ترجمہ۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث۔ حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (۱) بہت زیادہ احسان جتانے والا شخص۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور (۳) شراب پینے والا بہشت میں داخل نہ ہونگے (مشکوٰۃ)

والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ان کے لئے دعا کرتا رہے۔ ان کے لئے استغفار کرے۔ ان کی جائز وصیت پوری کرے۔ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اور ان کے دوستوں کی عزت کرے۔

۲۔ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی

سب قریبی یا دُور کے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرے۔

بنی اسرائیل سے جو عہد لیا گیا تھا اس میں رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی شامل تھا۔ (البقرہ آیت ۸۳)

رشتہ داروں پر مال و دولت خرچ کرنا نیک کام ہے وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ (البقرہ آیت ۱۷۷) ترجمہ۔ اور اس کی محبت میں رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے۔

تقسیم میراث کے وقت جب وہ رشتہ دار موجود ہوں۔ جن کا میراث میں حصہ نہیں تو انکے بارے میں یہ حکم ہے۔

"اور جب تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے کچھ انہیں بھی دے دو اور ان کو معقول بات کہہ دو۔" (النساء آیت ۸)

ف "یعنی جس وقت میراث تقسیم ہو۔ اور برادری کے لوگ جمع ہوں تو جن کو حصہ نہیں پہنچا اور قرابتی ہیں یا یتیم یا محتاج ہیں۔ تو کچھ کھلا کر رخصت کرو۔ اور بات معقول کہو۔ یعنی جواب سخت نہ دو۔ اور اگر توقع زیادہ کریں تو عذر کرو۔ (موضح القرآن)

نیز فرمایا۔
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ۚ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ (النحل آیت ۹۰)

ترجمہ۔ بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور بُری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے۔ تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

اس لئے رشتہ داروں کے حقوق مت بھولو
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ○ (بنی اسرائیل ۲۶) ترجمہ۔ اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافروں کو اس کا حق دے دو اور مال بے جا خرچ نہ کرو۔

حاصل کلام حقداروں کے حقوق کا تلف کرنا اور مال فضول اڑانا منع ہے۔

ایک واقعہ

حضرت مسطحؓ ایک مسکین مہاجر تھے۔ آپ حضرت ابوبکرؓ کے بھانجے تھے۔ آپ ان کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔ قصہ افک جب ختم ہوا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے آپ کو امداد دینی بند فرما دی کیونکہ حضرت مسطح بھی نادانستہ طور سے طوفان اُٹھانے والوں میں شریک ہو گئے تھے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۖ ص وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (النور آیت ۲۲) ترجمہ۔ اور تم میں سے بزرگی اور کشائش والے اس بات پر قسم نہ کھائیں کہ

(باقی صلا پر)

مسلمان بہنوں اور بھائیوں سے

جناب مولانا عبدالوہاب صاحب (ملتان)

عورتیں عموماً دین کے بارے میں مردوں کی نسبت زیادہ لاپرواہی برتتی ہیں، خدا جانے اس کی وجہ کیا ہے۔ حالانکہ بائیسویں پارہ کی آیت ۵۶ کو پڑھنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے۔ کہ حق تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ماننے میں مرد و عورت میں کوئی تمیز نہیں، دونوں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ الٹا بے دینی کے کاموں میں ہماری مائیں، بہنیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ ٹونے ٹوٹکے کرنے بے دین جاہل پیروں سے تعویذ، گنڈے کرانے نجومیوں کو ہاتھ دکھانے، فال نکلوانے، روحوں کے آنے جانے، قبروں پر چراغ جلانے سجدے کرنے، منتیں ماننے، چڑھاوے چڑھانے، جانوروں کے بولنے پر بدفالی لینے وغیرہ کاموں میں کتنی سرگرم ہیں۔ اور ان چیزوں کے متعلق کیسے بے بنیاد عقیدے رکھتی ہیں۔ اور جو کرنے کے کام ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی کوئی فکر نہیں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ ان سے عداوتیں بڑھا رکھی ہیں، خواہ مخواہ کی چھوت چھات کا خیال کر کے ان کے دکھ درد میں شریک ہونے سے پرہیز کرتی ہیں۔ مرنے، جینے، شادی بیاہ جیسے معاملات میں مسنون طریقے ترک کر کے عجیب وغریب رسمیں ایجاد کر رکھی ہیں۔ جی چاہے نہ چاہے، پاس پیسہ ہو نہ ہو برادری کے طعنوں سے بچنے اور ناک رکھنے کی خاطر سب کچھ کر گزریں گی۔ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کا کوئی خیال نہیں۔ خاوند کی حکم عدولی کی ذرا پرواہ نہیں۔ حالانکہ عورتوں کے بارے میں اللہ کے سچے اور پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ عورتیں زیادہ تر دوزخ میں جائیں گی۔ جنت کے اچھے اور بڑے مرتبوں سے محروم رہیں گی۔ اور اس کے سبب بھی بیان فرما دیئے ہیں۔ اس کے بعد تو انہیں اپنے متعلق اور بھی زیادہ فکر کرنا چاہئے تھی۔ اب اگر یہ عذر کریں۔ کہ یہ باتیں کسی نے ہمیں بتائی نہیں عمل کیسے کرتیں۔ تو چلو یونہی سہی گزشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط۔ اب پچھلی غلطیوں اور ناجائز باتوں سے توبہ کر لیں۔ اور آئندہ عمر بھر خدا اور رسول کے احکام بجا لانے کی پوری کوشش کریں تو انشاء اللہ نجات کی امید ہے۔ ورنہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ نافرمانوں کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ وہ سب سامنے آ کر رہے گا۔ اب ہم کچھ حدیثیں عورتوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد جنت و دوزخ کا تھوڑا سا بیان ہوگا آخر میں مردوں کے بارے میں کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی۔

(۱) حضور پاکؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جو عورت دنیا میں پانچوں وقت کی نماز کی پابند رہی ہوگی اور رمضان کے مہینے کے روزوں کی بھی پابند رہی ہوگی۔ اور اسی طرح اپنی آبرو کی حفاظت کرتی رہی ہوگی۔ اور ساتھ میں اپنے خاوند کے ہر حکم میں فرمانبرداری کرتی رہی ہوگی۔ اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ انعام ملیگا کہ اس سے کہا جائے گا۔ کہ جا جنت میں رہنے کے لئے جہاں جانا چاہے چلی جا اور یہ ساری جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے جس دروازہ سے بھی تجھے جانا پسند ہو۔ اسی سے چلی جا۔

(الترغیب والترہیب ص۴۲ ج۱)

(۲) ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سی عورتوں کی طرف سے آپ کے پاس ایک بات لے کر آئی ہوں۔ آپ جو جواب فرمائیں گے میں ان کو جا کر سنا دوں گی۔ اور وہ بات یہ ہے۔ کہ ہمیں یہ فکر رہتا ہے کہ جہاد کے مرتبے بہت ہی بڑے ہیں۔ اور وہ تمام کے تمام صرف مردوں ہی کو ملیں گے۔ کیونکہ جہاد کا حکم انہی کو ملا ہے۔ ہم کو نہیں ملا۔ لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی تو ان ہی مردوں کے ساتھ تعلقات میں پابند رہتی ہیں۔ تو کیا ہمیں بھی ان کی وجہ سے کچھ مرتبے ملیں گے۔ تو آپ نے اس کو جواب دیا کہ جا جس عورت سے بھی تیری ملاقات ہو اس کو میری یہ بات پہنچا دے کہ جو عورت بھی اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو گی۔ اور اس کا حق ماننے سے انکار نہ کرے گی بلکہ اعتراف کرتی رہے گی وہ مرتبہ میں انہی مردوں کے برابر ہو گی۔ لیکن ایسی عورتیں کم ہوتی ہیں۔ (ترغیب ص۴۲ ج۲)

(۳) ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا انسان ہے کہ جس کا حق عورت پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ خاوند کا حق عورت پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے دوبارہ پھر دریافت کیا کہ وہ کونسی عورت ہے کہ جس کا حق مرد پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کی اپنی ماں کا حق اس پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ (ترغیب ص۴۲ ج۲)

(۴) ایک مرتبہ ایک شخص نے آ کر حضور پاکؐ سے کہا کہ حضور میں فلاں شہر میں گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے ایک بزرگ انسان کو سجدہ کر کے آ جاتے تھے تو میرے دل میں بھی خیال آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس سجدہ کے لئے اور بھی زیادہ حقدار ہیں۔ تو آپؐ نے اس شخص کو فرمایا کہ تو یہ تو بتا کہ کیا کسی وقت اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس وقت میری قبر کو سجدہ کرے گا۔ تو اس شخص نے جواب دیا کہ حضور نہیں تو اس پر آپؐ نے فرمایا۔ کہ اسی طرح اب بھی سجدہ نہ کرو۔

سنو:۔ اگر میں دنیا میں کسی کو سوائے خدا کے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے بڑے حقوق رکھے ہیں (ترغیب ص۴۳ ج۳)

(۵) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ تین قسم کے انسان ایسے ہیں کہ جن کی نمازیں خدا کے یہاں منظور نہیں کی جاتیں۔ اور نہ کوئی اور نیکی ہی آسمان پر خدا کے یہاں پیش ہونے کے لئے پہنچتی ہیں۔ اور وہ تین قسم کے لوگ یہ ہیں ایک تو اپنے آقا سے بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آ جائے۔ دوسری وہ عورت کہ جس پر اس کا خاوند ناراض ہو۔ جب تک کہ وہ اسے راضی نہ کرے۔ تیسرے نشہ میں مدہوش ہونے والا انسان جب تک کہ وہ ہوش میں نہ آ جائے۔

(ترغیب ص۴۵ ج۲)

(۶) ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی

عورت گھر سے اس حالت میں نکلے کہ اس کا خاوند اس کے نکلنے کو ناپسند کرتا ہو تو آسمان کے کل فرشتے اور زمین کی ہر وہ چیز کہ جن جن کے پاس سے یہ گزرتی ہے۔ سوائے جن اور انسانوں کے سب کے سب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گھر واپس نہ آجائے (ترغیب ص۴۵ ج ۲)

(۷) ایک مرتبہ آپؐ کی خدمت میں ایک صحابی اپنی لڑکی کو ساتھ لے کر آیا اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میری لڑکی ہے۔ میں اس کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ شادی کرنے پر رضامند نہیں تو آپؐ نے اس لڑکی کو فرمایا کہ اے لڑکی تم اپنے والد کا کہنا مانو۔ تو اس پر اس لڑکی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم میں اس وقت تک نکاح کرنے کے لئے تیار نہیں جب تک کہ آپؐ مجھے یہ نہ بتلادیں کہ عورت کے ذمے خاوند کے کیا کیا حقوق ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ عورت کے ذمہ خاوند کے حقوق اتنے بڑے ہیں کہ یوں سمجھو کہ اگر اس کے کسی زخم یا ناک کے دونوں نتھنوں سے خون اور پیپ نکلتا ہو اور وہ اس کو اپنے منہ سے چاٹتی ہو۔ تو بھی اس کے حقوق کی ادائیگی نہیں ہو سکتی۔ اس پر وہ لڑکی کہنے لگی اگر یہی بات ہے۔ تو پھر خدا کی قسم میں بے سوچے سمجھے نکاح کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اس پر آپؐ نے اس کے والد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہاں بھئی تم بھی اپنی لڑکیوں کے مشورے اور اجازت کے بغیر ان کا نکاح نہ کیا کرو۔ (ترغیب ص۴۳ ج ۲)

(۸) ایک مرتبہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو یہ حکم دے دے کہ تجھے اس سرخ پہاڑ سے اس سیاہ پہاڑ تک یا اس سیاہ پہاڑ سے اس سرخ پہاڑ تک منتقل ہونا پڑے گا۔ تو اس کے لئے مناسب یہی ہوگا کہ وہ اس کام کو کر گزرے (ترغیب ص۴۴ ج ۲)

(۹) ایک مرتبہ آپؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو جنتی مردوں کی علامت بتلادوں کہ کون کون ہوں گے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں ضرور بتلائیے اس پر آپ نے فرمایا۔ ایک تو نبی جنتی ہوگا دوسرا صدیق جنتی ہوگا۔ تیسرے وہ آدمی جو اپنے ایک ایسے مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے کہ جو شہر کے آخری کنارے پر رہتا ہے۔ صرف بوجہ اللہ جاتا رہتا ہے۔ وہ بھی جنتی ہوگا۔ اس کے بعد آپؐ نے پھر فرمایا کہ کیا تمہیں جنتی عورتوں کی بھی علامت بتلادوں۔ کہ وہ کیسی ہوتی ہیں۔ اس پر بھی صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں ضرور بتلائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر ایسی عورت جو بڑے بال بچے دار ہونے کے باوجود بڑی محبت والی ہو کہ جب کسی بات پر غصہ آجائے یا کسی وجہ سے رنج پہنچے یا اس کا خاوند اس پر ناراض اور غصہ ہو جائے تو فوراً اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے کر یہ بات کہہ دے کہ میں اس وقت تک سونے کی نہیں کہ جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ۔ یعنی اگر تم راضی نہ ہوئے تو میرے اوپر نیند حرام ہے۔ تو ایسی عورت بھی جنتی ہوگی (ترغیب ص۴۴ ج ۲)

(۱۰) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ جو عورت یونہی خواہ مخواہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے گی۔ اس پر جنّت کی خوشبو تک بھی حرام ہوگی۔ (کنز العمال ص۲۶۱ ج ۸)

(۱۱) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ میں جنّت کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا۔ تو میں نے کیا دیکھا کہ عام طور سے جنت میں بسنے والے لوگ غریب مسکین تھے۔ اور مالدار لوگوں کو ایک جگہ قید کیا ہوا تھا۔ اور ان میں سے جو جہنم کا حقدار تھا۔ ان کو جہنم میں جانے کا حکم سنایا جا رہا تھا۔ پھر اس کے بعد میں دوزخ کے دروازے پر جا کھڑا ہوا تو کیا دیکھا کہ عام طور سے دوزخ میں جانے والیاں عورتیں تھیں۔ (کنز العمال ص۲۶۱ ج ۸)

(۱۲) ایک مرتبہ جب کسی نے آپؐ سے یہ دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر عام طور سے عورتوں کے جہنم میں جانے کا کیا سبب ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ ان کے جہنم میں جانے کا زیادہ تر سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ اپنے خاوندوں کی ناقدری کرتی ہیں اور ان کے تمام عمر کے احسانوں کو فوراً جہاں کہیں ذراسی بات ہوئی انکار کر بیٹھتی ہیں۔ (بخاری ص۱۵۹ ج ۱۲)

(۱۳) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ جس عورت کی موت ایسے وقت میں آئے کہ اس وقت اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہوگی۔ (کنز العمال ص۲۶۲ ج ۸)

(۱۴) ایک مرتبہ آپؐ نے عورت سے فرمایا کہ تیرا اپنے خاوند کی خدمت کرنا بھی صدقہ خیرات کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔ (کنز العمال ص۲۶۲ ج ۸)

(۱۵) ایک مرتبہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی کی یہ عادت ہے۔ کہ میں جب بھی اس کے پاس جاتا ہوں۔ تو وہ کہتی ہے کہ میرے اور میرے بال بچوں کے سردار تمہیں مرحبا اور جب کبھی وہ مجھے رنجیدہ اور غمگین دیکھتی ہے۔ تو میری تسلی کے لئے کہا کرتی ہے۔ کہ آقا دنیا کی باتوں کا کیا فکر اللہ ہماری آخرت کے کاموں کو سدھارے رکھے یہی اس کا بہت بڑا احسان ہے۔ تو آپ نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا۔ جاؤ۔ اس کو میری طرف سے جا کر بتادو کہ وہ اللہ کے کام کرنے والیوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے۔ اور اس کے لئے جہاد کرنے والے آدمی کے ثواب کا آدھا ثواب ہے۔ (کنز العمال ص۲۶۷ ج ۸)

(۱۶) ایک مرتبہ آپؐ نے کسی عورت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم کو یہ چیز پسند نہیں کہ تم میں سے کوئی اس حالت میں پیٹ سے ہو کہ اس سے اس کا خاوند راضی ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کرنے والے جیسا ثواب ملتا ہے۔ اور جس وقت اس کو درد زہ ہو تو اس کے لئے خدا کے یہاں وہ چیز چھپا کر رکھی جائے جو اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ اور جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کی ہر دودھ کی گھونٹ اور چسکی پر نیکی ملے۔ اور اگر اس کو اس کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو خدا کی راہ میں ستر غلام آزاد کرنے جتنا ثواب ملے لیکن اے اسلامہ تجھے پتہ ہے۔ اس ثواب کے لئے کونسی عورتیں حقدار ہیں۔ اس ثواب کی حقدار صرف وہی عورتیں ہیں جو دیندار نیک ہوں اور اپنے خاوندوں کی پوری فرمانبردار ہوں ان کی ناقدری نہ کرتی ہوں۔ (کنز العمال ص۲۶۶ ج ۸)

(۱۷) ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ عورت جب تک اپنے خاوند کا پورا حق ادا کرنے والی نہ ہو۔ اس وقت تک وہ خدا کا حق ادا کرنے والی بھی شمار نہیں ہوتی (کنز العمال ص۲۶۸ ج ۸)

(۱۸) ایک مرتبہ آپؐ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم کو چاہیئے کہ تم صدقہ خیرات کرتی رہا کرو۔ اس لئے کہ زیادہ تر جہنم کا ایندھن تم ہی ہوگی۔ کیونکہ ایک تو تم گالی گلوچ لعن طعن زیادہ کرتی رہتی ہو۔ دوسرے تم اپنے خاوندوں کی بڑی ناقدری کرتی رہتی ہو۔ (کنز العمال ص۲۶۴ ج ۸)

(۱۹) ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ ایسی عورت کی طرف نگاہ بھی نہیں اٹھا کر دیکھتا کہ جو اپنے خاوند کی شکر گذار نہ ہو۔ اور اسی پر قناعت کرنے والی نہ ہو۔ (کنز العمال ص۲۶۴ ج ۸)

(۲۰) ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے عورت سے نماز کے متعلق سوال ہوگا۔ پھر

اس کے بعد اس کے خاوند کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کہ بتا تو نے اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا۔ (کنز العمال ص۲۶۵ ج ۸)

(۲۱) ایک مرتبہ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ دوزخ بیوقوفوں کے لئے بنائی گئی ہے اور ان بیوقوفوں میں وہ عورت بھی شامل ہے۔ کہ جو حقوق کے ادا کرنے میں انصاف پسند نہ ہو (کنز العمال ص۲۶۴ ج ۸)

۲۲۔ ایک مرتبہ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ مجھے وہ عورت سب سے زیادہ ناپسند ہے جو اپنے گھر سے نکل کر برقعہ وغیرہ کا دامن گھسیٹتی ہوئی اپنے خاوند کی شکایت کرتی ہوئی چل دے (کنز العمال ص۲۶۱ ج ۸)

بس میرے خیال میں اتنا کچھ بیان کیا ہوا ان اللہ کی نیک بندیوں کے لئے تو بہت کافی ہے۔ کہ جو اللہ تعالےٰ سے اور رسول پاکؐ سے سچی محبت رکھتی ہیں۔ اور جنت میں جانے کی اُمید رکھتی ہیں۔ اور دوزخ میں جانے سے ڈرتی ہیں۔ ورنہ اگر اب بھی سمجھ میں نہ آئے تو پھر ایسی عورت کا تو بس خدا ہی حافظ ہے۔ اس کے بعد اب تھوڑا سا بیان ہم جنت دوزخ کا بھی کر دیتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے جگہ جگہ جنت، دوزخ کا نام پڑھا ہے اس کا پتہ چل جائے کہ وہ کیا ہے

(۲۳) حضور پاکؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ وہاں کوئی عورت کوئی مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوگا۔ اور نہ کبھی کوئی بیمار ہوگا۔ . . . . اور نہ کبھی کسی قسم کا رنج یا غم پاس آ کر پھٹکے گا۔ اور نہ کبھی مرے گا۔ اور نہ کبھی بھوکا پیاسا مرے گا۔ اور نہ کبھی زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹ میں کسی قسم کی تکلیف ہوگی۔ اور کھانے کو جو جی میں آتا جائے گا۔ پکا پکایا ملتا رہے گا اور جس وقت بھی جو چیز کھانے کو جی چاہیگا وہ فوراً اسی وقت مل جایا کرے گی۔ اور پینے کو ہر طرح کا ذائقہ دار شربت، پانی، دُودھ شہد اور جیسا تم چاہتی رہو گی۔ ویسا ویسا ہی ہر وقت ہمیشہ ملتا رہے گا۔ اور اولاد بھی خدا تعالےٰ اپنی قدرت سے خود بخود چاند سی صورت کی بہت ساری تمہارے لئے کسی طرح پیدا کر کے تمہارے حوالے کر دے گا۔ تمہیں وہاں اس بارے میں دُنیا کی طرح کسی قسم کی تکلیفیں نہیں اٹھانی پڑیں گی۔ اور کھانے پینے کے لئے سونا چاندی کے برتن ملیں گے۔ پہننے کے لئے بہتر سے بہتر ہر قسم کا ریشم ملے گا۔ اور زیور سونے چاندی وغیرہ کی جس چیز کا بھی چاہو گی اور جتنا چاہو گی ملے گا۔ رہنے کے لئے بڑے بڑے سونے چاندی اور سچے موتیوں کے محل ملیں گے سیر و تفریح کے لئے بڑے اچھے اچھے باغ ملیں گے۔ غرضیکہ اور بھی ہزاروں ایسی ایسی چیزیں ملیں گی۔ کہ جو اب ہمارے تمہارے خواب و خیال میں بھی نہیں آتیں۔ وہیں جا کر ان کا پتہ چلے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو جنت میں پہنچائے۔ اور ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ جن کی وجہ سے ہم جنت میں اللہ کے فضل و کرم سے جائیں۔ یہ تو جنت کا بیان ہوا۔ اب تھوڑا سا دوزخ کا بیان بھی سُن لو تاکہ اس سے بچنے کا بھی زیادہ فکر رہے۔ حضور پاکؐ نے دوزخ اور جہنم کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کی آگ تیز کرنے کے لئے اور اس کا تاؤ زیادہ کرنے کے لئے اس کو تین ہزار سال تک دھکایا گیا ہے۔ اور جب وہ دہکتی دہکتی بالکل سیاہ بن گئی تو کہیں جا کر اس کو چھوڑا اور اب وہ اسی حالت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسی طرح تیزی کے ساتھ دہکتی رہیگی اور اس میں بہت سے دوزخی ایسے بھی ہوں گے کہ وہ اتنا روئیں گے۔ اتنا روئیں گے کہ روتے روتے آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ اور آنسوؤں کی جگہ خون نکلے گا۔ اور اتنا نکلے گا۔ کہ خون کی نہریں اتنی زیادہ چلیں گی۔ کہ اگر اس میں کشتیوں کو بھی چلایا جائے گا۔ تو وہ بھی چلنے لگ جائینگی اور اس میں ایسے ایسے کنوئیں بھی ہیں کہ جب اس میں دوزخیوں کو دھکا دے کر پھینکا جائے گا تو گرتے گرتے پچاسیوں سال لگ جائیں گے اور دوزخیوں کو ایسی ایسی جگہ رکھا جائے گا۔ کہ جہاں دوزخیوں کے خون اور پیپ کا گند اکٹھا ہوتا رہے گا۔ اور وہاں سانپ بچھو بھی ایسے ایسے زہریلے ہوں گے۔ کہ ایک دفعہ کے ڈنک مارنے سے چالیس چالیس اور ستر ستر سال تک آدمی بلبلاتا رہے گا۔ اور وہاں کبھی موت نہیں آئے گی۔ بس ہر وقت ایسا رہے گا کہ نہ مرے ہوؤں میں ہوگا۔ اور نہ زندوں میں اور کھانے کو ایسا کانٹوں دار کھانا دیا جائے گا کہ جو حلق میں جاتے ہی پھنس جائے گا۔ اور جب کسی طرح بھی حلق سے نیچے نہ اترے گا تو ایک پیالہ میں گرم گرم بہت تیز کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ کہ جس کو وہ مجبور ہو کر پئیں گے لیکن وہ پانی پہلے تو سارے منہ کو جھلس اور بھون دے گا۔ اور پھر جب وہ پیٹ میں پہنچیگا تو پیٹ کے آنت اوجھڑے باہر نکال دیگا اور وہاں ایسی ایسی چکیاں بھی ہوں گی کہ جن کو دوزخی اپنی آنتوں کے ذریعہ کھینچ کھینچ کر چلائیں گے۔ اور وہاں جسم کی کھال ایک دفعہ جل کر کوئلہ ہو جائے گی۔ تو پھر دوبارہ سہ بارہ بار بار نئی نئی کھالیں پیدا کی جاتی رہیں گی تاکہ زیادہ عذاب ہوتا رہے اور کچھ لوگوں کو ایسے ایسے اونچے پہاڑوں پر سے بھی چڑھا چڑھا کر دھکا دیا جاتا رہے گا۔ کہ جن پر سے گرتے گرتے ان کو ستر سال لگ جائیں گے۔ حوالہ کے لئے مشکوٰۃ و ترغیب کا باب صفۃ النار واہلہا و الجنۃ واہلہا دیکھئے اور بھی وہاں بہت سے سخت عذاب ہوں گے۔ جن کا پتہ انہی لوگوں کو ہوگا۔ کہ جو ان عذابوں میں مبتلا ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو دوزخ کے عذاب سے بچائے۔ اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دوزخ میں جانے سے بچ جائیں۔

اب کچھ تھوڑا سا بیان مردوں کے لئے بھی آخر میں کر دیتے ہیں۔ کہ کہیں وہ ان حدیثوں کو پڑھ کر یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ بس تمام کی تمام ذمہ داری عورتوں ہی عورتوں پر ہے۔ ہمارے ذمّہ کچھ نہیں۔ نہیں ان کے اُوپر بھی عورتوں کے حقوق ہیں۔ اُن کا پورا کرنا ان کے ذمّہ بھی ضروری ہے۔

(۱) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں کی پیدائش پسلی اور پردہ پوشی کی چیز سے کی گئی ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ ان کو گھروں میں چھپائے رکھو۔ اور ان کی کمزوریوں پر تم کو خاموشی . . . . کے ذریعہ سے بازی جیتنا چاہئے۔ (کنز العمال ص۱۶۰ ج ۸)

(۲) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ آدمی کو اس بات سے حیا نہیں آتی کہ وہ اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح مارنے لگ جاتا ہے۔ کہ دن کے اوّل حصّہ میں تو اس کو مارتا ہے۔ اور اس کے آخری حصّہ میں اس کے ساتھ ہمبستر ہو جاتا ہے۔ اسے شرم آنی چاہئے۔ (کنز العمال ص۲۶۰ ج ۸)

(۳) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ عورت کو پسلی کی طرح خیال کیا کرو کہ تم اس کو بالکل سیدھا کرنے کا خیال چھوڑ دو۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ سیدھی نہ ہوگی۔ اس کو یونہی چھوڑ کر نرمی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہو۔ (کنز العمال ص۲۶۰ ج ۸)

(۴) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے وہ مرد بڑا ناپسند ہے۔ کہ جو اپنی بیوی کے سر پر ہر وقت مارنے کے لئے بے تاب رہتا ہو۔ (کنز العمال ص۲۶۰ ج ۸)

(۵) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ جو کچھ تم کھاؤ وہی اُن کو بھی کھلاؤ اور جیسا تم پہنو

اسی درجہ کا اُن کو بھی پہناؤ۔ نہ ان کو مارو اور نہ اُن کو بُرا کہو (کہ طعنے دو)

(کنز العمال صفحہ ۲۶۰ ج ۸)

(۶) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے بعض آدمی قیامت کے دن خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں پیش ہوں گے کہ جن کے پاس اپنے جنت میں داخل ہونے کے لئے کوئی ایسی خاص نیکی نہ ہوگی۔ کہ جس کی وجہ سے اُن کو جنت میں جانے کی اُمید ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ ان کے متعلق حُکم دے گا کہ اُن کو جنت میں پہنچا دو۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رحم اور نرمائی کا برتاؤ کیا کرتے تھے۔ (کنز العمال صفحہ ۲۶۱ ج ۸)

(۷) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کو سب بندوں میں سے وہ بندہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ کہ جو اپنے بیوی بچوں کو زیادہ نفع پہنچائے۔ (کنز العمال صفحہ ۲۵۹ ج ۸)

(۸) ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا تم میں بہتر انسان وہ انسان ہے۔ کہ جو اپنی بیوی بچوں کے حق میں بھلا ہو اور میں اپنے بیوی بچوں کے حق میں تم میں سے بہتر ہوں۔ اور بات یہ ہے کہ عورت کی عزت صرف شریف لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ اور اس کی بے عزتی سوائے کمینوں کے اور کوئی نہیں کیا کرتا۔ کنز العمال صفحہ ۲۵۹ ج ۲)

بقیہ شذرات

(صفحہ ۳ سے آگے)

کرنے کے لئے کئی بار کوشش کی جا چکی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ کوششیں بارآور نہ ہو سکیں۔

مصالحت اور ثالثی کی پیش کش مصر کے صدر محترم کی طرف سے اب پیش ہو چکی ہے۔ ان سے بھارتی وزیر اعظم کے تعلقات بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو اس پیش کش کو قبول کر لینا چاہیئے۔ لیکن وہ طاقت کے سامنے جُھکنے کے عادی ہیں۔ مصالحت اور ثالثی کے قائل نہیں چین اور بھارت کی سرحدات کا تنازعہ اس کا زندہ ثبوت ہے۔ اس لئے صدر مصر کی پیش کش کو وہ درخور اعتناء نہ سمجھیں گے۔ طاقت ہم استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ ان حالات میں کشمیر کا مسئلہ دن بدن پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری بھارتی وزیر اعظم پر عائد ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ وہ اپنی غلطی کو محسوس کر کے اپنی زندگی میں اس کی تلافی کر سکیں*

بقیہ ناپسندیدۂ خدا تعالےٰ

(صفحہ ۱۳ سے آگے)

رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیا کریں گے اور انہیں معاف کرنا اور درگذر کرنا چاہیئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اس حکم کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے حضرت مسطحؓ کی امداد بدستور جاری فرما دی۔ بلکہ پہلے سے دگنی بھی کر دی۔

یاد رہے رشتہ داروں وغیرہ کی خدمت نجات دلانے والا عمل ہے۔

فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الروم آیت ۳۸)

پھر رشتہ دار اور محتاج اور مسافر کو اس کا حق دے۔ یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔

حدیث۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی عمل بتا دیجئے۔ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ یہ سُن کر لوگ کہنے لگے۔ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس کو ضرورت ہے۔ پھر فرمایا۔

(۱) خدا کی پرستش کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔

(۲) نماز ٹھیک ٹھیک پڑھ کر۔

(۳) برادری کے ساتھ سلوک کر

(بخاری کتاب الادب)

قابل غور حقیقت ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا رزق کی کشادگی کا باعث ہے۔

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو وسعت رزق اور درازیٔ عمر مسرت انگیز معلوم ہوتی ہے۔ وہ برادری کے ساتھ سلوک کرے

(بخاری کتاب الادب)

یاد رہے کہ رشتہ داری قطع کرنے کی سزا دوزخ ہے۔

حدیث۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں رشتہ داری قطع کرنے والا نہیں جائیگا۔

اس لئے بھلا انسان وہ ہے کہ جو برادری کے حقوق ادا کرتا رہے۔ اگر رشتہ دار اس سے تعلق توڑیں تو یہ ان کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے۔

بقیہ تعزیرات

صفحہ ۱۱ سے آگے

اور وہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(مطلب) دین اسلام سے پھر جانا اور اسی حالت میں اخیر تک قائم رہنا ایسی سخت بلا ہے کہ عمر بھر کے ان کے نیک کام ضائع ہو جاتے ہیں کسی بھلائی کے مستحق نہیں رہتے۔ دُنیا میں نہ ان کی جان و مال محفوظ رہے۔ نہ نکاح قائم رہے نہ ان کو میراث ملے۔ نہ آخرت میں ثواب ملے اور نہ کبھی جہنم سے نجات نصیب ہو۔ ہاں اگر پھر اسلام قبول کرے۔ تو صرف اس اسلام کے بعد اعمال حسنہ کی جزا پوری ملے گی۔ اس کی سزا قتل ہے جو مفسدین کے عنوان کے تحت درج کی جا چکی ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

خوشخبری

دینی مدارس

قائم مقام ناظم وفاق المدارس العربیہ کا تقرر

احقر بحمد اللہ امسال سفر حج شریف پر جا رہا ہے ۲۰- اپریل ۱۹۶۰ء کو پروگرام کے مطابق ہمارا جہاز انشاء اللہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ میرے سفر حج سے واپسی تک ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب دام مجدہم مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کو اپنا قائم مقام مقرر کرتا ہوں۔

حضرت صدر محترم مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے بدیں الفاظ تحریری منظوری دے دی ہے۔ کہ "میں آپ کے پیش کردہ تجویز کے تحت اس امر کی منظوری دیتا ہوں۔ کہ آپ کی تاریخ روانگی حجاز سے لے کر واپسی از سفر حج تک جناب مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم بحیثیت قائم مقام ناظم اعلیٰ وفاق کا کام کریں۔ تاکہ وفاق کے کاروبار میں تعویق نہ ہو۔"

لہٰذا ارباب مدارس ملحقہ و دیگر متعلقین سے درخواست ہے کہ اس عرصہ میں جملہ خط و کتابت بنام حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کچہری روڈ ملتان کیا کریں۔ اور احقر کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سفر مبارک کے برکات سے متمتع فرمائے۔ اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وکرامۃً کے آداب بجالانے کی توفیق بخشے۔ دستخط (مولانا) مفتی محمود صاحب (ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان و صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

جامعہ عربیہ چنیوٹ کا داخلہ

جامعہ عربیہ ایک ایسی درسگاہ ہے جس میں بیک وقت عربی اور انگلش کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور قلیل عرصہ میں مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل اور میٹرک کے امتحانات تدریجاً دلائے جاتے ہیں۔ غیر مستطیع طلباء کے قیام طعام اور کتب کا جامعہ کفیل ہے۔ داخلہ ۳۰- اپریل ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ خواہشمند طلبا اپنی درخواستیں جلد بھیجنے کی کوشش کریں۔ (مہتمم جامعہ عربیہ چنیوٹ حافظ مشتاق احمد)

دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام

درس نظامی کی تعلیم و تکمیل کے لئے ایک مستند فاضل کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ داخلہ ۱۶- اپریل سے شروع ہوگا۔ مستحق نادار طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ بیرونی طلباء ۴

۴ کے لئے رہائش کا انتظام بھی ہوگا۔

(پروفیسر امین اللہ ایم اے ناظم اعلیٰ دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ)

معراج العلوم بنوں کا سالانہ اجلاس

مدرسہ عالیہ عربیہ معراج العلوم بنوں کا سالانہ دستار بندی جلسہ ۱۸-۱۹- اپریل بروز سوموار و منگوار پوری شان و شوکت سے حسب روایت سابقہ منعقد ہونے والا ہے جس میں حضرت مولانا نور الحسن صاحب بخاری حضرت مولانا قاری عبدالرحمان صاحب سرگودہا حضرت مولانا شمس الحق صاحب صدر وفاق المدارس حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتی حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی و دیگر اکابرین ملت شرکت فرمادیں گے۔ انتظامات جلسہ ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے شائقین علوم دین کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مدرسہ ہذا کا داخلہ ۷ شوال سے ۱۵ شوال تک جاری رکھا جائے گا۔

داخلہ جامعہ حنفیہ اوکاڑہ

جامعہ حنفیہ اندرون متصل ریلوے پل اوکاڑہ میں حضرت مولانا سید عبد المنان صاحب کا ملپوری مشکوٰۃ جلالین ہدایہ، حجۃ اللہ البالغہ، مثنوی پڑھادیں گے۔ فنون کے لئے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ۲۵ شوال تک داخلہ رہے گا۔ طلباء کی اہم ضروریات کا جامعہ ہذا کفیل ہوگا۔

(المعلن (مولانا) حبیب الرحمان صاحب ناظم)

جامعہ قاسمیہ میں داخلہ

جامعہ قاسمیہ لاجپت نگر نئی آبادی شاہدرہ لاہور میں داخلہ ۱۰ شوال سے ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔ امسال تجوید کا ہی داخلہ ہوگا۔ طلبہ کے لئے عربی کا فاضل یا حافظ ہونا ضروری ہے۔ درس نظامی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ درس مولانا عبدالستار خان صاحب سواتی پڑھائیں گے۔ بیرونی طلبا کے قیام و طعام کا انتظام جامعہ ہذا کی طرف سے ہوگا۔

اہل ثروت حضرات ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے مالی امداد کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر قسم کی خط و کتابت مہتمم صاحب سے کی جائے۔

(تاج محمد پراپیگنڈا سکریٹری)

دورۂ حدیث کے طلباء کیلئے مژدہ جانفزا

مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں نئے انتظامات کے ماتحت اس سال بھی دورہ حدیث ہوگا۔ دورہ کے لئے کہنہ مشق، تجربہ کار اور اعلیٰ مدرسین کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

جن میں حضرت علامہ حافظ فضل احمد صاحب حضرت مولانا عبدالغنی صاحب غرغشتوی اور مولانا حافظ ہدایت اللہ صاحب کے نام خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ داخلہ ۱۲ شوال سے شروع ہو جائے گا۔ اور ۲۰ شوال تک جاری رہے گا۔ حدیث کے متعدد طلباء کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ داخلہ میں کسی قسم کی تاخیر نہ کریں۔ اور اس زریں موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(ہدایت اللہ ناظم نشریات مدرسہ مظہر العلوم کراچی)

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودہا کا سالانہ جلسہ

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودہا کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۸-۲۹- اپریل ۱۹۶۰ء مطابق ۲۹، ۳۰ شوال و یکم ذی قعدہ ۷۹ھ بروز جمعرات جمعہ بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے مشہور علماء کرام و مشائخ عظام تشریف لاکر عوام کو مستفیض فرمادیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

(مولوی محمد صادق خادم دفتر سراج العلوم سرگودہا)

داخلہ

مدرسہ انوار قادریہ نولارکھ کے درجہ عربی فارسی و حفظ ناظرہ کے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۷ شوال رکھی گئی ہے لہٰذا طلبہ کرام داخلہ کی آخری تاریخ سے پہلے پہنچ جائیں۔ ورنہ مدرسہ معذور ہوگا۔ نیز اعانت کرنے والے احباب اور داخلہ لینے والے طلبہ خط و کتابت بنام مولانا ہدایت اللہ صدر مدرس کریں۔

(المعلن ناظم نشریات مدرسہ انوار قادریہ نولارکھ ضلع منٹگمری)

جامعہ عربیہ خیر العلوم پنڈی بھٹیاں کا داخلہ

۲۰ شوال سے یکم ذیقعد تک ہوگا

طالبان علوم دینیہ اور قرآن پاک حفظ کرنے والے خواہش مند ۲۰ شوال سے یکم ذیقعد تک داخلہ لے سکتے ہیں۔ رہائش اور خوراک کا اہتمام بذمہ انجمن ہوگا۔

(غلام رسول ناظم انجمن اصلاح المسلمین پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)



جناب حاجی کمال الدین صاحب مدرس لاہور کارپوریشن

حضرت حسنؓ سے کسی نے پوچھا۔ کہ والدین کی نافرمانی کی مقدار کیا ہے۔ فرمایا۔ کہ اپنے مال سے ان کو محروم رکھے اور ملنا جلنا چھوڑ دے اور ان کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے

حضرت حسنؓ سے کسی نے پوچھا کہ اُن سے قول کریم کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا کہ ان کو آبا اماں کر کے خطاب کرے۔ ان کا نام نہ لے۔

حضرت زبیر بن محمدؒ سے نقل کیا گیا کہ جب وہ پکاریں تو حاضر ہوں۔ حاضر ہوں سے جواب دے۔

حضرت قتادہؓ سے نقل کیا گیا کہ نرمی سے بات کرے۔

حضرت سعید بن المسیبؓ سے کسی نے عرض کیا کہ قرآن پاک میں حُسن سلوک کا حکم تو بہت جگہ آیا ہے اور میں اس کو سمجھ بھی گیا! لیکن قول کریم کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ بہت سخت مجرم غلام سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ ان کے ساتھ ایک بڑے میاں بھی تھے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ عرض کیا کہ یہ میرے والد ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ان سے آگے نہ چلنا۔ ان سے پہلے نہ بیٹھنا۔ ان کا نام لے کر نہ پکارنا اور ان کو بُرا نہ کہنا۔

حضرت عروہؓ سے کسی نے پوچھا کہ قرآن پاک میں ان کے ساتھ جھکنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ کوئی بات تیری ناگواری کی کہیں تو تو ترچھی نگاہ سے ان کو مت دیکھ کہ آدمی کی ناگواری اوّل اس کی آنکھ ہی سے پہچانی جاتی ہے۔

حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ جس نے اپنے ماں باپ کی طرف تیز نگاہ کر کے دیکھا وہ فرمانبردار نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کیا ہے کہ نماز کا اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل ہے فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد فرمایا کہ جہاد۔

ایک اور حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والدہ کی ناراضی میں ہے۔

صاحب مظاہر نے لکھا ہے کہ ماں باپ کے حقوق میں ہے کہ ایسی تواضع کرے اور ادائے خدمت کرے کہ وہ راضی ہو جائیں۔ جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرے بے ادبی نہ کرے۔ تکبر سے پیش نہ آئے۔ اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔ اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کرے۔ ان کو نام لے کر نہ پکارے۔ کسی کام میں اُن سے پہل نہ کرے۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر میں نرمی کرے۔ ایک بار کہے اگر وہ قبول نہ کریں تو خود سلوک کرتا رہے اور ان کیلئے دعا و استغفار کرتا رہے اور یہ بات قرآن پاک سے نکالی ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کو نصیحت کرنے سے جیسا کہ انہوں نے ایک مرتبہ نصیحت کرنے کے بعد کہدیا تھا کہ اچھا اب میں اللہ سے تمہارے لیئے دعا کرتا ہوں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے والدین حیات ہوں۔ اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اس کے لئے جنت کے دروازے نہ کھل جاتے ہوں۔ اور اگر ان کو ناراض کر دے تو اللہ تعالےٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتے۔ جب تک کہ اس کو راضی نہ کر لے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر وہ ظلم کرتے ہوں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اگرچہ وہ ظلم کرتے ہوں۔

حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور جہاد میں شرکت کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہاری والدہ زندہ ہے۔ عرض کیا زندہ ہیں۔ فرمایا کہ ان کی خدمت کو مضبوط پکڑ لو۔ جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔ پھر دو بارہ اور سہ بارہ حضورؐ نے یہی ارشاد فرمایا۔ کہ ان کی خدمت کو مضبوط پکڑ لو۔ جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میرا جہاد کو بہت دل چاہتا ہے۔ لیکن مجھ میں قدرت نہیں۔ فرمایا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے۔ عرض کیا والدہ زندہ ہیں۔ فرمایا کہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں فتوا سے سے آگے بڑھ

کر تقوے پر عمل کرتے رہو) جب تم ایسا کرو گے تو تم حج کرنے والے بھی ہو اور عمرہ کرنے والے بھی ہو۔ اور جہاد کرنے والے بھی ہو۔ یعنی جتنا ثواب ان چیزوں میں ملتا۔ اتنا ہی تمہیں ملے گا۔

حضرت محمد بن المنکدرؒ کہتے ہیں کہ میرا بھائی اپنی رات نماز پڑھنے میں گذارتا تھا اور میں والدہ کے پاؤں دبانے میں رات گذارتا تھا۔ مجھے کبھی اس کی تمنا نہ ہوئی کہ اُسکی رات (کا ثواب) میری رات کے بدلے میں مل جائے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ فرمایا کہ خاوند کا۔ میں نے پھر پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ فرمایا ماں کا۔

ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ تم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ عفیف رہو۔ تمہاری عورتیں بھی عفیف رہیں گی۔ تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو۔ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے گی (در منثور)

حضرت طاؤسؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے۔ وہ بیمار ہوا۔ ان بیٹوں میں سے ایک نے تین بھائیوں سے کہا کہ اگر تم باپ کی تیمارداری اس شرط پر کرو کہ تم کو باپ کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا تو تم کرو۔ ورنہ میں اس شرط پر تیمارداری کرتا ہوں کہ میراث میں سے کچھ نہ لوں گا۔ وہ اس پر راضی ہو گئے۔ کہ تو ہی اس شرط پر تیمارداری کر۔ ہم نہیں کرتے۔ اس نے خوب خدمت کی۔ لیکن باپ کا انتقال ہی ہو گیا۔ اور شرط کے موافق اس نے کچھ نہ لیا۔ رات کو خواب میں دیکھا۔ کوئی شخص کہتا ہے۔ فلاں جگہ سو دینار (اشرفیاں) گڑی ہوئی ہیں وہ تو لے لے۔ اس نے خواب میں ہی دریافت کیا کہ ان میں برکت بھی ہو گی؟ اس نے کہا کہ برکت ان میں نہیں ہے۔ صبح کو بیوی سے خواب کا ذکر کیا۔ اس نے ان کے نکالنے پر اصرار کیا۔ وہ نہ مانا۔ دوسرے دن پھر خواب دیکھا جس میں کسی نے دوسری جگہ دس دینار بتائے۔ اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔ اس نے کہا کہ برکت ان میں نہیں ہے۔ اس نے صبح کو بیوی سے اس کا بھی ذکر کیا۔ اس نے پھر اصرار کیا۔ مگر وہ نہ مانا۔ تیسرے دن اس نے پھر خواب دیکھا کوئی شخص کہتا ہے فلاں جگہ جا۔ وہاں تجھے ایک دینار (اشرفی) ملے گا۔ وہ لیلے۔ اس نے پھر وہی برکت کا سوال کیا۔ اس شخص نے کہا ہاں اُس میں برکت ہے۔ یہ جا کر وہ دینار لے آیا۔ اور بازار میں جا کر اس سے دو مچھلیاں خریدیں۔ جن میں سے ہر ایک کے اندر ایک ایسا موتی نکلا جس قسم کا عمر بھر کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ بادشاہ وقت نے ان دونوں کو بہت اصرار سے نوے خچروں کے بوجھ کی بقدر سونے سے خرید لیا:۔

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم ۱- لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ - مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء
۲- پشاور " " " " T.B.C ۲۷۳/۲۸۱ مورخہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع کیا۔